قوم مهدویه کا ترجمان

نورِ ولایت

NOOR-E-VILAYAT

آگسٹ Aug. 2025 (جلد 46) شمارہ (8) زرِسالانہ (300) روپے

مقصود علی خان
مدیر
Cell No. 09885237858,

ابوالفیض سید احمد عابد
شريك مدير
Cell No. 9849593661

☆	اداریہ		5
☆	ارشاد حضرت نبیؐ کریم ﷺ	جناب اجمل یحییٰ زیٔ صاحب	7
☆	فرمان مہدی موعود علیہ السلام	جناب اجمل یحییٰ زیٔ صاحب	11
☆	لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)	حضرت سید محمود یداللّٰہی صاحب	13
☆	سماجی بگاڑ اور اصلاح کی تدابیر	حضرت مولانا سید نفیس اطہر خوندمیری صاحب	19
☆	نعت مہدیؑ	محترمہ طاہرہ پروین خاتون صاحبہ طاہرہؔ	25
☆	صفر کے مہینے میں سرکارؐ اور صحابہؓ نے ہجرت کا آغاز کیا	جناب سید اسمٰعیل ذبیح اللہ صاحب ذبیحؔ	27
☆	کہاں تھے ہم کہاں آ گئے!	مدیر	33
☆	شاہ نصرتؒ ہمارے ہمارے	حضرت سید شہاب الدین صاحب تنہاؔ	39
☆	نذرِ شاہ ابراہیمؒ	حضرت سید باقرؔ منظور صاحب	41
☆	آگ	جناب سید یوسف صاحب (بنگلور)	42
☆	600 سالہ جشن میلاد حضرت مہدی موعودؑ		46
☆	قومی خبری		47

Printer, Publisher & Editor Maqsood Ali Khan printed on behalf of Tanzeem-e-Mahdavia and Printed at Daira Electrical Press S. No. 22-8-143, Raheem Complex, Chatta Bazar, Hyderabad -02, Telangana and published from H.No. 16-8-806, New Malakpet, Hyderabad-500024, Telangana. RNI No. 32268/79, www.tanzeem-e-mehdavia.com, mail:abulfaiz2@yahoo.com

کمپیوٹر ٹائپ سیٹنگ: سید عیسیٰ نظامی، SAN کمپیوٹر سنٹر، چنچل گوڑہ، سل نمبر 9849166596

حضرت سیدنا علیؓ فرماتے ہیں جب میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنے رب سے گفتگو کروں تو میں نماز پڑھتا ہوں اور جب میرا دل چاہتا ہے کہ اللہ مجھ سے گفتگو کرے تو میں قرآن کی تلاوت کرتا ہوں

شاہ سوٹنگس اینڈ شرٹنگس

SHAH SUITING & SHIRTING

Spl. Ready made Suit & Sherwani

Whole sale & Retail

S. No. LG/8, Nabi Khana Complex,
Patel Market, Hyd -2

Phone 8008093583 Cell No. 9391013304 , 9951437152

مردانہ لباس کا بے مثال کلکشن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان میں سوچ بچار کرنے کی صلاحیت دے کر اس دنیا میں پیدا کیا ہے۔ دنیا میں وہی لوگ ترقی پاتے ہیں جو سوچ سمجھ کر قدم اٹھاتے ہیں۔ سوچ بچار یعنی غور وفکر مراقبہ کا مرتبہ رکھتی ہے۔ اس کی ضرورت دین، دنیا اور عاقبت کے ہر ایک پہلو میں لائق ہوتی ہے۔ سوچ بچار ایک ایسا عمدہ عمل ہے جس سے ہر عمل میں انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی، فائدہ حاصل ہوتا ہے، یا اُصول طے ہوتے ہیں۔ سوچ بچار سے خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے جو ترقی کا ذریعہ ہے۔ سوچ بچار سے جو کام کیا جاتا ہے اس میں غلطی کا، نقصان کا، بہت کم اندیشہ ہوتا ہے۔ اگر نقصان ہو جائے بھی تو کوئی پشیمانی یا پچھتاوا نہیں ہوتا، کیونکہ سوچ سمجھ کر کام کیا گیا تھا۔

اسلام تعلیم دیتا ہے کہ مسلمان ہر لحاظ سے دوسری قوموں سے آگے رہیں۔ اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے غور وفکر کی عادت ڈالیں۔ جذبات میں آکر فوراً کوئی کام ہاتھ میں نہ لیں۔ خصوصاً بڑے کام بہت سوچ بچار کے بعد کرنا ہے۔ آگے اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چھوڑ دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو مایوس نہیں کرتا جو زندگی کے سفر میں آگے بڑھنے کی جدوجہد کرتے ہیں۔ سوچ بچار سے ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ خود کی اصلاح بھی ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہر فرد کو سوچ بچار کی عادت ہونی چاہیئے۔ فضائل اخلاق میں یہ بھی ہے کہ بات کو دیر تک سوچو، پھر منہ سے نکالو اور پھر اس پر عمل کرو۔ اس سے کردار کی خوبی ظاہر ہوتی ہے۔ سوچ بچار کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یہ زندگی کے لئے بہت اہم ہے۔ اس میں محنت بھی ہے۔ یہ ذہن میں تھکن پیدا کرتی ہے۔ قومی اداروں میں جو مجلس انتظامی ہوتی ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ جو بھی ایجنڈہ ہوتا ہے اس پر غور وخوص کرنے کے بعد ہی اپنے تجاویز کو پیش کریں نا کہ سر ہلا کر تائید کریں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ گزشتہ سالوں میں کافی قومی نقصان ہوا ہے۔ ہر رکن کے لئے ضروری ہے کہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کرے۔

آج کے ماحول میں سوچ بچار اپنی ذات کے لئے ہوتا ہے۔ کیا کھائیں گے، کونسا لباس زیب تن کریں گے وغیرہ جس کی ایک لمبی فہرست ہے۔ لیکن ہم اس طرف نہیں سوچتے کہ کس مقصد کے لئے ہمیں دنیا میں بھیجا گیا۔ دنیوی کاموں کے لئے سوچ بچار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو کس راہ سے پائیں، کس عمل سے پائیں گے اس پر بھی سوچ بچار کر لیں، یہی زندگی کا اصل مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اس مقصد کو پانے میں مدد فرمائے (آمین)

اسلام کی دعوت تو یہ ہے کہ کمائی بھی پاکیزہ ہو، مال بھی پاک ہو اور اسے صحیح طریقے سے خرچ کیا جائے تا کہ بندے کو مال سے عزت ملے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اچھا مال اچھے آدمی کے ہاتھ میں ہو تو کیا خوب ہے

شادی بیاہ و دیگر تقاریب کے لئے بے مثال ساریز

نورین ساریز اینڈ سوٹس

NSS

Nooreen

Sarees & Suits

Shop No. 6 & 7, Nabi Khana Complex, Patel Market, Hyd -2
Phone (S) 66809962 (R) 24572542
Cell No. 9346888829 9989210481

شادی بیاہ و دیگر تقاریب کے لئے بے مثال ساریز

زرین ساریز

Zareen Sarees

WHOLESALE

Specialist in:

Embroidery, Culcutta Zardosi & All Fancy Work

S. No. 21-1-633/4 to 6, Beside God Gift Market, Rikab Gunj, Hyderabad -2

Prop. Md. Dilawar

جناب اجمل یحییٰ زئی صاحب

ارشاد حضرت نبی کریم ﷺ

کل مسکر حرام۔ ہر نشہ آور چیز حرام ہے

اسلام فطری مذہب ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ حیات میں پر سکون زندگی گزارنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام ان چیزوں کے استعمال کو حرام قرار دیتا ہے جس سے گھر کا، محلّہ کا، معاشرہ کا، برادری کا، سکون درہم برہم ہوجاتا ہے۔ وجہ تخلیق کائنات حضور محمد رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ''کل مسکر حرام'' یعنی ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ یہ ارشاد اپنے دامن میں وسیع معنی لئے ہوئے ہے۔ آج مغربی تہذیب وتمدن مسلمانوں کے گھروں میں سورج کی روشنی کی طرح داخل ہوگئی ہے جس کی وجہ سے بالخصوص نوجوان نسل اسی تہذیب وتمدن کے گن گا رہے ہیں اور اس کے آگے سر نیاز کو جھکا رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے حلال و حرام کی تمیز دن بہ دن وقت کے ساتھ کم ہوتی جارہی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت مہدی موعودؑ کی تعلیمات وارشادات کی روشنی میں جو چیزیں حرام ہیں وہ قیامت تک کے حرام ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت و قوت اس کو حلال نہیں کرسکتی ہے۔ حرام سب کے لئے حرام ہے۔ نیک نیتی حرام کو حلال نہیں کرسکتی۔ حرام کے لئے حیلے بازی کرنا بھی حرام ہے، جو چیز حرام کا باعث بنے وہ بھی حرام ہے اور سب سے اہم بات حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دینا شرک کے قریب ہے۔

مہدویت کی تعلیم روح اسلام ہے۔ یہاں جس چیز سے بھی نشہ پیدا ہوتا ہے وہ حرام ہے۔ اس دنیا میں کیا کیا چیزیں ہیں جس سے نشہ پیدا ہوتا ہے اس کی ایک طویل فہرست ہے۔ لیکن سب سے بڑھ کر جو نشہ ہے وہ دنیا کا ہے۔ دنیا ہمارے لئے ہے نہ کہ ہم دنیا کے لئے ہے۔ نشہ آور چیزوں میں سیندھی، شراب، چرس، گانجہ وغیرہ حرام قرار دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ اگر کسی کو اپنی دولت پر گھمنڈ ہے اور دولت کو ہی سب کچھ سمجھتا ہے، اگر کسی کو اپنے علم پر اپنی جائیداد پر، اپنی اولاد پر، اپنی سیرت پر گھمنڈ ہے تو یہ بھی ایک قسم کا نشہ ہے۔ معاشرہ کی فلاح و بہبود کے لئے اسلام نے ہر نشہ آور چیز کے استعمال کو حرام قرار دیا ہے۔ قرآن پاک میں بھی کئی ایک مقامات پر اس کی برائی کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔

شراب کو گناہوں کی جڑ فرمایا گیا ہے اور دیکھا گیا ہے کہ شراب کی وجہ سے گھر کا سکون محلّہ کا سکون اڑ جاتا ہے۔ لڑائی جھگڑے اور قتل وخون ہوتے ہیں۔ اس کا پینے والا کئی ایک بیماریوں میں مبتلا ہوجاتا ہے اور آخر میں بڑی دردناک حالت میں اس دنیا سے جاتا ہے اور آخرت میں بھی اس کے لئے

دردناک عذاب ہے، حضور نبی اکرم ﷺ سے یہاں تک کہ تاکید فرمائی جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ کسی ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چل رہا ہو، ہمیں ایسے دعوتوں سے دور رہنا چاہیئے۔آج ایسی چیزیں بھی بنائی جارہی ہیں جس کے استعمال سے عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ہوش وحواس ختم ہوجاتے ہیں اور دنیا سے بے خبری ہوجاتی ہے۔ان چیزوں کا نہ صرف استعمال کرنا بلکہ خرید کر دوسروں کو دینا بھی حرام ہے۔کیوں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے مال کو ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے اور حضرت عمر بن عبدالعزیز شراب پینے والوں کے ساتھ اس شخص کو بھی کوڑے مارنے کا حکم دیئے جو ان کی مجلس میں شریک ہوتا گو اس نے شراب نہ پی ہو۔

ہم ہر اس نشہ سے دور رہیں جس سے اللہ کی رحمت کے بجائے اس کا غضب نازل ہوجائے۔

صدائے نوید

ہم تمام پر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور اس کا احسان عظیم ہے کہ وجہہ تخلیق کائنات خاتم النبین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے 1500 سالہ میلاد کے تقاریب ان شاء اللہ ماہ ربیع الاول 1447ھ میں منانے کی سعادت حاصل کریں گے۔ان شاء اللہ تعالیٰ اس مبارک ومسعود موقعہ پر غلامان حضرت مہدی موعودؑ نے عظیم الشان پیمانے پر قوم کے شایان شان پرنور میلاد کی تقریب 30 /آگسٹ کو 9 بجے شب چنچل گوڑہ جونیر کالج حیدرآباد میں منعقد کررہی ہے۔یہ تقریب مرشدین کرام اور علمائے کرام کی سرپرستی میں منعقد ہورہی ہے۔اس فقید المثال جلسہ کو قوم کے علمائے کرام، مرشدین عظام اور بیرونِ حیدرآباد کے علمائے کرام مخاطب کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔

عاشقان نبی اکرم ﷺ سے اپیل کی جاتی ہے کہ کثیر تعداد میں مرد وخواتین شریک ہوکر سعادت دارین حاصل کریں۔ہم اُمید کرتے ہیں کہ تمام برادران ملت اس 1500 سالہ میلاد تقریب کا حصہ بن کر دثواب دارین حاصل کریں گے

آپ کی آمد کے منتظر

کارکنان غلامانِ حضرت مہدی موعود علیہ السلام

مزید تفصیلات کے لئے ان نمبرات پر ربط پیدا کریں

98661 88771 - 91105 10844 98852 37858

ہم اگر نورانیت اور روحانیت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو رزق حلال کے توشہ کے ساتھ
قرآن سے جڑیں، انشاء اللہ یہ انعام فضل خداوندی سے حاصل ہو جائے گا

Pure Silk Sarees, Salwar, Suits, Antique Ghagra, Khada Dupatta, Wark Sarees and Sharara

دولت

Daulat®
WEDDING SUITS & SAREES

S. No. 21-1-1126, Pathergatti, Hyd
Ph. (S) 24578186 - 24525303

فیشن کی دنیا ہو کہ شادی بیاہ ہر تقریب کے لئے دیدہ زیب
ساڑیاں، کھڑا دوپٹہ، گھاگرا، چولی اور ہمہ اقسام کی رنگین
دل کو چھو لینے والی ساڑیاں

Fully Aircondittion Showroom

من پسند، جدید انداز اور رفتار زمانہ کے لحاظ سے دلکش سوٹس، ساریز و دیگر
بے مثال خصوصی اسٹاک کا منفرد شوروم

Prop: Haji Abdul Kareem

افضل عبادت تلاوتِ قرآن پاک ہے۔ یہ ضابطہ حیات ہے، راہ نجات ہے، خدا سے ملاتی ہے، صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کرتی ہے، یہ عظمت قرآن ہے

آپ کی پسند کے مطابق، بچوں اور بڑوں کی شخصیت کے لئے
دیدہ زیب اور بہ وقار ملبوسات کا ذخیرہ

PAKEEZA AANCHAL پاکیزہ آنچل
Womens, Girls & Kids Wear

روبرو پلر نمبر 30، مہدی پٹنم Pillar No. 30, Mian Road, Mehdipatnam
Phone 040-23518186 , Cell 9949426506

دیدہ زیب، آنکھوں کو چکا چوند کر دینے والا لیٹسٹ اسٹاک آ چکا ہے
کھڑا دوپٹہ، گھاگرا، شرارہ، پیور سلک ساریز، ورک ساریز، انارکلی، ریڈیمیڈ سوٹس، ڈریس میٹریل اور **Artificial Jewellery**

شادی بیاہ و دیگر تقاریب کے لئے دلہنوں، دوشیزاؤں، معزز خواتین اور بچوں کے لئے

لڑکے اور لڑکیوں کے لئے
باباسوٹس، فراک، جینس پینٹ شرٹ، شرٹ شلوار، گھاگرا، کرتا پائجامہ، شیروانی

جدید اور فیشن ایبل کلکشن

Fixed Rate Shoppe

A Unit of **Daulat Wedding Suits and Sarees**
(Pathergatty) Hyd.

جناب اجمل یحییٰ زئی صاحب

فرمان مہدی موعودؑ

جس نے شریعت کی حدیں توڑیں اس نے اپنی مرادیں توڑیں‘‘

یہ ایک بہت ہی اہم فرمان حضرت مہدی موعودؑ ہے۔اس سے شریعت کی اہمیت وافادیت کا پتہ چلتا ہے۔ ہر بندہ خدا کے لئے ضروری ہے کہ وہ زندگی کے ہر لمحہ پر شریعت کی راہ پر چلے۔شریعت کو اپنا رہبر ونگہبان بنائے۔اسی میں اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی ہے۔ہم اُمتی رسول اللہ ﷺ ہیں۔ہم پر فرض ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کو نہ صرف اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھیں بلکہ شریعت کی اطاعت بجالائیں۔ جب ہی ہم اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی سرفراز ہوسکتے ہیں۔جس طرح روح کے بغیر جسم بیکار ہے اس طرح شریعت کے بغیر زندگی ،زندگی نہیں ہوتی۔ ہمارے اسلاف نے زندگی کے کٹھن سے کٹھن حالات میں بھی شریعت کی پاسداری کی ہے۔ عالیت پر عمل پیرا رہے اور رخصت کی زندگی کبھی اختیار نہیں کی۔

یہ اظہر من الشّمس ہے کہ خدا کے پاس دین صرف اسلام ہے،جس طرح کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوا ہے’’ان الدین عنداللّٰہ الاسلام‘‘یعنی دین تو خدا کے نزدیک اسلام ہے۔سورہ الانفال کی آیت () میں ارشاد ہوا ہے واطیعواللّٰہ و رسولہ ان کنتم مومنین یعنی اور اگر تم سچے مسلمان ہو تو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔اس آیت سے علم ہوتا ہے کہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اللہ اور رسول اللہ کا حکم مانیں۔اس طرح حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے جو اللہ کے حکم سے شریعت لائی ہے اس پر صدق دل کے ساتھ عمل کرنا ہر مسلمان پر لازم اور فرض ہے خدانخواستہ کسی نے شریعت کی حدیں توڑیں تو نہ صرف رسول اللہ ﷺ کے نظروں میں بلکہ اللہ تعالیٰ کی نظروں میں وہ بندہ گنہگار ہوجائے گا۔ یہ ہمارا ایمان ہونا چاہیئے کہ ہم سے جو بھی عمل سرزد ہوتا ہے خدا اس کو دیکھ رہا ہے۔جس طرح سے سورہ البقرہ کی آیت 233 میں ارشاد ہوا ہے’’و اعلموا ان بما تعملون بصیر‘‘یعنی جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو دیکھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حرکت کو دیکھ رہا ہے۔کسی نیت سے عبادت وخدمت ہورہی ہے وہ بھی بخوبی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو محبوب خدا کی شریعت محبوب ہے۔لہٰذا ہر حال میں شریعت کی پاسداری ضروری ہے۔ بے عملی پر اس کو نقصان ہی نقصان ہے۔اس کی کوئی مرادیں ،خواہشیں پوری نہیں ہوسکتیں۔اطاعت اللہ واطاعت

رسول اللہ ﷺ میں کامیابی ہی کامیابی ہے۔حضور نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث مبارک کا مفہوم یہ ہے کہ جس شخص کا عمل اُسے پیچھے کردے اس کا نسب اس کو آگے بڑھا نہیں سکتا۔شریعت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے وہ پیچھے ہوجاتا ہے۔چاہے وہ کسی حسب ونسب سے ہو، پابندئ شریعت لازمی ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے''جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا'' ہر مسلمان کی زندگی کے لئے شریعت اور سنت ضروری ہے۔اللہ تعالیٰ کے قرب کو پانے کے لئے اس کا پہلا زینہ شریعت پر عمل ہے۔اپنی اپنی مرادیں پانے کے لئے شریعت کے دروازہ میں داخل ہوکر باعمل بن جائیں۔حضرت مہدی موعودؑ نے ایام جذبہ میں شریعت کی کماحقہ پابندی کی، وقت مقررہ پر آپ کو ہوش آجاتا اور نماز ادا کرتے تھے۔ایک صحابی دیر سے نماز میں شریک ہوئے، ایک رکعت چھوٹ گئی تھی، امام کے دوسرے سلام کا انتظار کئے بغیر پہلے سلام پر ہی باقی نماز کی ادائی کے لئے اُٹھ کھڑے ہوگئے۔دریافت کرنے پر فرمایا مجھے کشف کے ذریعہ علم ہوگیا تھا، امام پر سجدہ سہو نہیں ہے۔اس پر مہدی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا خاک پڑے ایسے کشف پر جہاں شریعت کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔چند لوگ دائرے کی شہرت سن کر آتے ہیں، قیام کے دوران دیکھتے ہیں کوئی کرامت کا ظہور نہیں ہورہا ہے۔وہ جب جانے لگتے ہیں تو انہیں بلاتے ہیں، جانے کی وجہ پوچھنے پر فرماتے ہیں کوئی کشف وکرامت کا یہاں ظہور نہیں ہے۔مہدی موعودؑ فرماتے ہیں سچ ہے لیکن یہ بتلایئے کہ بندہ سے بندہ کے اصحاب سے کوئی خلاف شریعت عمل ہوتا ہوا آپ نے دیکھا ہے۔انہوں نے کہا نہیں دیکھا۔اس پر مہدی موعودؑ نے فرمایا اس سے بڑی کشف وکرامت کیا ہوگی۔پھر وہ دائرہ میں قیام کرتے ہیں۔

الغرض ہمیں اپنی مرادیں پانا ہے تو شریعت کی حدیں نہ توڑیں بلکہ آخری دم تک شریعت کی پابندی کریں۔یاد رہے کامیابی اطاعت میں یعنی شریعت محمدی کی اتباع میں ہے۔اللہ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

600 سالہ جشن میلاد حضرت مہدی موعودؑ کے موقعہ پر افرادِ قوم کے لئے خصوصی تحفہ ''تذکرہ شعراء مہدویہ'' مولف اور مرتب حضرت مقصود علی خان سحرؔ ماہ نومبر 2025ء میں منظر عام پر آئے گا۔انشاء اللہ تعالیٰ

حضرت سید محمود ید اللّٰہی صاحب

لَا اِلَہَ اِلَّا اللّٰہ

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)

واضح ہو کہ حضرت امامنا سید محمد جونپوری مہدی موعود علیہ السلام نے اسی کلمہ کو افضل الاذکار قرار دیا اور اسی سے ذکر اللہ کی تعلیم و تلقین فرمائی ہے۔ مثال کے طور پر شاہِ دلاورؓ کا مشہور واقعہ ہے کہ امام علیہ السلام کے ہجرت پر جون پور سے روانہ ہونے سے پہلے سلیمہ خاتون خواہرِ سلطان حسین شرقی نے امام علیہ السلام سے بیعت و تلقین کا شرف حاصل کیا تھا۔ رائے دلپت کے بھانجہ کو جو مالِ غنیمت میں آئے تھے امام علیہ السلام کی خدمت میں روانہ کر کے عرض کرایا کہ یہ صاحبزادے حضور کی خدمت میں رہنے کے قابل ہیں، گھنٹوں ان پر حالتِ بے خودی طاری رہتی ہے اور ان میں غیر معمولی صفات پائے جاتے ہیں۔ جب میاں دلاورؓ آئے تو حضور علیہ السلام وضو فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا ''یہ دلاور نہیں شاہِ دلاور ہے'' یہ میرا اور خدا کا مقبول ہے۔ اس روز سے میاں دلاور، شاہ دلاورؓ پکارے جانے لگے۔

امام علیہ السلام نے تحیۃ الوضوادا فرمانے کے بعد شاہِ دلاورؓ کو افضل الاذکار لا الہ الا اللہ کے ذکر خفی کی اس طرح تلقین فرمائی کہ پہلے اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ پر رکھ کر تین بار فرمایا ''مرید اللہ ہو جاؤ'' ''الا اللہ'' امام علیہ السلام کے نفی و اثبات کے ان دو دم کی تلقین سے شاہِ دلاورؓ پر عرش سے تحت الثریٰ تک ایسا منکشف ہو گیا جیسے ہتھیلی میں رائی کا دانہ۔ اور روایات سے ظاہر ہے کہ شاہِ دلاورؓ کی یہ صفت تمام عمر برقرار رہی۔

یہی کلمہ افضل الاذکار، روحِ توحید ہے۔ یہی کلمہ مذہب کا ایقان اور دین و ایمان کی جان ہے۔ اسی کلمہ سے اخلاقِ فاضلہ کی آبیاری اور حکمت و فضیلت کی حفاظت ہوئی اور علم و دانش و خیر و برکت کے اوصاف اسی کلمہ کے رہن منت ہیں۔ غرض نسلِ انسانی کو کمال تک پہنچانے کے لئے اللہ کی توحید پر ایمان لانا اس قدر ضروری ہے کہ آدم صفی اللہ سے لے کر ختمی مآب محمد مصطفیٰ ﷺ تک، احدیت مآب اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھی نبی ہو کر آیا وہ یہی ایک پیغام توحید لا الہ الا اللہ لایا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث کی رو سے آپ ﷺ کی نبوت کا اولین مقصد اللہ کی ربوبیت کبریائی اور عظمت و جلال کو آشکار کرنا ہے، جس مقصد کو آپ ﷺ نے پورا کیا۔ تاریخ بنی نوع انسان کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ

آدمؑ کی اولاد کی اکثریت نے اس معاملہ کی حقیقت کو بہت کم سمجھا۔ چنانچہ ایسی کئی مثالیں ملتی ہیں کہ بعضوں نے اپنے ہی ہاتھ سے بنائی ہوئی چند چیزوں کو اپنا معبود بنالیا اور کوئی اپنے ہی دماغ سے نکلی ہوئی شکل وصورت پر قربان ہوگیا اور ایسے بھی لوگ پائے جاتے ہیں کہ جنہوں نے عقیدۂ پابند توحید کا روپ دھار کر اپنی ضروریات اور جذبات کو اپنا خدا بنالیا۔ غرض بت پرستی کے ہزاروں اشکال ہیں۔ لیکن شرک کی سب سے بدترین شکل مخلوق پرستی یعنی انسان پرست ہوجانا ہے۔ ہم کسی کو خدا بناتے یا خدائی مرتبہ دیتے ہیں تو خدا کا نہیں بلکہ خود اپنا نقصان کرتے ہیں وہ اس طرح کہ خود اپنے آپ کو اس انسان کے برابر نہ سمجھ کر اس کے ان کمالات سے محروم ہوجاتے ہیں جن کی بدولت اس انسان کو ہم نے امتیازِ خداوندی دے رکھا ہے۔ خدائے تعالیٰ نے کسی انسان کو بلحاظِ انسانیت کوئی ایسی استعداد عطا نہیں فرمائی جو دوسرے کو نہ دی ہو، پھر جب تم کسی کو اپنے سے بالاتر انسان سمجھا تو تم میں اور اس میں مساوات باقی نہیں رہی۔ انسان میں جذبۂ ترقی، روحی و مادی اُبھارنے کے لئے ضروری ہے کہ کسی ترقی یافتہ انسان کو استعداداً اپنے سے بڑا نہ سمجھے اس حقیقت کو رسول اللہ ﷺ نے خدا کے حکم سے یہ مژدہ سنایا: **انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی انماالھکم الہ واحد.** ''آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھ میں اور تجھ میں اگر فرق ہے تو یہ کہ خدا نے مجھے اپنا نبی چن لیا ہے اور وہ اس پیغام کے لئے کہ تمہارا معبود صرف ایک ہی ذات پاک ہے۔ میں تمہیں لا الہ الا اللہ کی حقیقت سمجھانے آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات تم سے بڑی ہے باقی جو کچھ بھی ہے وہ حیثیت میں یا تو تم سے کم ہے یا تمہارے برابر ہے اور وہ بھی انسان ہے، یہ جان لو کہ بشر سب سے بڑا اور اس سے بڑا خدا ہے اور جس پر لفظِ بشر صادق آیا وہ تمہارے برابر ہوگیا۔ حتیٰ کہ میں بھی بہ حیثیت بشر تم جیسا ہی ہوں'' یہ چند الفاظ حدیثِ نبوی ﷺ سے ماخوذ ہیں۔

پس ایک مہدوی جس کو امامنا مہدی موعود علیہ السلام نے لا الہ الا اللہ کے ذکرِ خفی کی تعلیم و تلقین فرمائی ہے وہ کیسے مشرک ہوسکتا ہے اور دوسروں کے برابر خود کو نہیں سمجھتا یا جو کسی صاحب کمال انسان کو دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے اور بے حوصلہ ہوکر کہہ اٹھتا ہے کہ میں ویسا نہیں ہوسکتا کہ مجھ میں وہ استعداد نہیں جو اس میں ہے۔ یا یہ کہ مجھے وہ مواقع حاصل نہیں جو اُسے حاصل ہیں۔ اس طرح کسی شخص کے ان کمالات کو جن کی بنا پر ہم نے اسے امتیاز بخشا ہے، اپنے دائرہ اکتساب سے خارج کر لیتے ہیں اور اس طرح اپنے ہی ذہن و روش سے ہر خیر و خوبی سے محروم ہوجاتے ہیں۔ پس اگر ہم شخصی امتیاز نہ پیدا

کرتے اوران کو اپنے برابر اور اپنے مثل سمجھتے اوران کمالات کو حاصل کرنے کی جد و جہد کرتے تو بہت ممکن ہے ہم بھی ان جیسے ہوتے۔

مسیحؑ نے اپنے شاگردوں کو اپنا مثیل بننے کا راستہ بتادیا تھا۔ جب اس معصوم انسان کے پاس اس کے شاگرد آئے اور حیرت سے یہ دریافت کیا کہ آپ یہ معجزات کیسے کرلیا کرتے ہیں (اور وہ معجزات ہیں جن کی بنا پر مسیحؑ کو خدا کہا جاتا ہے) اس برگزیدہ نبیؑ نے نہایت صفائی سے اپنے حواریوں کو بتایا کہ تم بھی یہ معجزے کر سکتے ہو، تم بھی اس رنگ (صبغتہ اللہ) میں میرے مثیل ہو سکتے ہو۔ اس کے لئے ایمان اور عمل کی ضرورت ہے۔ یہ امر یہاں غور طلب ہے کہ جب مسیحؑ یا کرشن یا کسی اور انسان کو خدا بنانے سے انسانی استعدادیں کمال کو پہنچنے سے رُک گئیں اور یہ اس وجہ سے رُک گئیں کہ حصولِ کمال کے لئے جذبۂ مماثلت اور رنگِ ایمان اور عملِ صالح میں تا بحد نقصان وانحطاط پیدا ہو گیا۔ پس اس لحاظ سے دورِ حاضر کا کوئی پیر فقیر یا پھر کوئی مرشد کیوں نہ ہو اس صف میں لایا جائے جبکہ منصب رشد وہدایت کے تحت بیعت، محبت واطاعت وہ مقامات ہیں جہاں مرید اپنے خیالات سے الگ ہو کر شیخ کے رنگ میں مجسم رنگین ہو جائے۔ یہی حقیقت فنافی الشیخ کی ہے۔ اس لئے ہر اس شخص کو جو کسی سے بیعت یا علاقہ کرنا چاہتا ہے یہ جاننا چاہئے کہ پیر کا دامن پکڑنا رسماً نہیں بلکہ عملاً ہونا چاہیئے کہ درحقیقت مظہریتِ خدا کو حاصل کرنے کے لئے ہم کو حقیقی رہنما کی ضرورت ہے۔

تلاشِ شیخ کے لئے قرآن حکیم نے ایک راستہ مقرر کر دیا ہے کہ مرشد کی اتباع میں وہ رنگ اختیار کرنا چاہئے۔ جس کی نشاندہی قرآن حکیم نے دہی ہے۔ اور اگر یہ مقصد حاصل نہ ہو تو نام نہاد پیر کی اتباع، محبت واطاعت خطرناک شرک کا پیش خیمہ ہے۔ اس رنگ کا نام قرآن نے ''صبغتہ اللہ'' رکھا ہے۔ یعنی خدا کا رنگ **تخلقوا باخلاق اللّٰہ** اسی سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جس سے مراد اپنا جامہ اتار کر اخلاقِ خداوندی کا جامہ پہننا ہے۔ پس اس کے لئے ایسے مرشد کی ضرورت ہے جو عملی تعلیم کے علاوہ اپنے نمونہ سے زیادہ تربیت کرے۔ اس کا ہر قول و عمل خدا کے منشاء کے مطابق ہو۔ اکلِ حلال اور صدقِ مقال پر کاربند رہے۔ اس کا مرنا، جینا سب اللہ کے لئے ہو۔ قول و عمل کے لحاظ سے ایسا پیر طریقت فنافی المہدیؑ فنافی الرسول ﷺ اور فنافی اللہ ہو جاتا ہے۔ اگر خوش قسمتی سے کسی کو ایسا پیر طریقت مل جائے تو وہ بیعت، علاقہ، محبت واطاعت کا مستحق ہے۔ ایسے مرشدانِ طریقت کی صحبت ''**کونو مع الصادقین**''

کی تکمیل کے مترادف ہے۔صادقین کی حضرت امامنا مہدی موعود علیہ السلام نے یہ تعریف فرمائی ہے کہ ''با جماعتے موافقت کنید کہ ذکر خدا و راہِ خدا آسان شود'' یعنی ایسی جماعت سے موافقت پیدا کرو جس سے ذکرِ خدا اور راہ خدا آسان ہوجائے۔سلف الصالحین نے صادقین سے مراد مرشدانِ کامل لی ہے جو جانشینِ مہدی موعود علیہ السلام ہوں۔علماء نے صادقین ان لوگوں کو بتایا ہے جن کے ایمان راسخ نیتیں پاک اور سچی ہوں اور جو حقوق و امانت میں حق و انصاف سے کام لیں۔

مہدویوں کے مرشدانِ طریقت میں مقام فنا فی اللہ پر پہنچے ہوئے بزرگ یقیناً موجود ہوں گے تلاش شرط ہے۔کیونکہ مہدی علیہ السلام نے بشارت دی ہے کہ مہدی و مہدویان قیامت تک رہیں گے۔پس جس کا حال و قال یکساں ہو، جو عزت طلب، جو یائے لذت نہ ہو، جو اپنے دم و قدم کا نگہبان ہو، جو شرک آمیز رسوم و رواج کی تقلید اور عادات و بدعت کی روایت پرستی کے دنایم سے دور ہو، جو خودی و خود پرستی، خودستائی اور ضد کی برائیوں سے محفوظ رہے۔اپنے ماحول کو عمل و کردار کی بلندی اور فیضانِ باطنی کی عظمت و استواری سے سنوارے مستحق بیعت و علاقہ ہے۔بہر حال مرید ہونے والے کو اس مسئلہ میں کافی احتیاط سے کام لینا چاہیئے ''مرید اللہ شو اور مراد اللہ شو'' کی یعنی لا الہ الا اللہ کی معنوی حقیقت کو مرشد سے سمجھا جائے اور اس خصوص میں خدا اور رسول اللہ ﷺ اور مہدیؑ کے احکام کی اتباع کی جائے تو مقصد پورا ہوجائے۔

میں نے یہ چند سطور لکھے ہیں ان میں نیک نیتی سے مذہبی زندگی کے چند پہلو پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور میری رائے میں یہ سطور اہل علم و دانش کے غور و فکر کے مستحق ہیں۔واللہ اعلم بالصواب

ایک مخلصانہ گزارش

قومی آبادیوں میں دینی محافل یعنی ہفتہ واری اہتمام نہایت ضروری ہے۔جس سے قومی ہل چل دکھائی دیتی ہے۔دوسری طرف نوجوان نسل اس سے استفادہ کرتے ہوئے اپنے ایمان و عقیدہ میں پختگی پیدا کرسکتے ہیں۔علمائے کرام، مقررین اور ادارہ جات کی ذمہ داری ہے کہ ان محافل کا اہتمام اپنے اپنے مقامات پر پابندی سے کریں۔پروگرام کی رپورٹ ہمیں روانہ کریں۔اس کے اچھے نتائج دکھائی دیں گے (ادارہ)

ارشاد نبی اکرم ﷺ جولوگ اندھیری راتوں میں نماز کے لئے مسجد جاتے ہیں انہیں خوشخبری سنادو کہ قیامت کے دن انہیں نور کی قندیلیں عطا ہونگی۔ دوسرے لوگ خوفزدہ لرزتے ہونگے اور یہ مطمئن اور خوش رہیں گے

دیدہ زیب، بہترین ڈیزائن کے سوٹس وساریز ہمہ کلر میں

A house of Dyed & Fancy Sarees

ثناء فیبرکس

Sana Fabrics ™

Whole Sale Saree Dealer

ہول سیل ساڑیوں کا مرکز

S. No. 21-1-637/16 to 19, Ist & 2nd Floor,
God Gift Market, Rikabgunj, Hyderabad

Ph. No. 040-24414189
e-mail:sanafabrics@gmail.com

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ''نیکی سے چہرہ پر رونق، قلب وقبر میں نور، رزق میں وسعت، بدن میں قوت، لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہوتی ہے۔
گناہوں سے چہرہ پر بے رونقی، قلب وقبر میں ظلمت، رزق میں تنگی بدن میں سستی اور لوگوں کے دل میں بغض پیدا ہوتا ہے۔

مِیناز اکسکلوزیو

Meenaz EXCLUSIVE

Wedding Suits & Sarees

21-1-1102, Pathergatti, Hyd-2
Cell 8897 3893 14 / 24501844
email: md.mustafababa@gmail.com
GST IN:36AIPPM4244FIZ4

Prop.: Mohd. Mustafa
9849151807

حضرت مولانا سید نفیس اطہر خوندمیری صاحب
مولوی کامل

سماجی بگاڑ اور اصلاح کی تدابیر

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم ثم الصلوٰۃ والسلام علی مہدی الموعود العظیم اما بعد :

قولہ تعالیٰ: اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الْاِسْلَام ۔ سب تعریفیں اس پاک پروردگار کے لئے جس نے زمین وآسمان کی تخلیق کے بعد انہیں آراستہ کیا اور رونق بخشی ہزاروں درود اور کروڑوں سلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور حضرت میراں سید محمد جونپوری مہدی موعود علیہ السلام پر کہ جن کے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا اور اس دین و مذہب کو جس کے پیشوا خاتمین کریمین علیہما السلام ہیں اسے اسلام کا نام دیا۔ اور قرآن میں اس کی پسندیدگی کا اظہار یوں فرمایا ''**ان الدین عنداللہ الاسلام**'' یعنی بیشک اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین صرف اسلام ہی ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو پسند فرمایا ہے کیونکہ یہ دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک کامل ہے۔ اس میں کسی کمی بیشی کی گنجائش نہیں، خود اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے مکمل ضابطۂ حیات بنا کر قرآن کریم کی صورت میں بھیج دیا تا کہ اس نورِ ہدایت کی روشنی میں فلاح ونجات کا راستہ تلاش کر کے انسان اپنی گمشدہ منزل کو حاصل کرنے کے قابل ہو سکے، اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت کے لئے جو ضابطۂ حیات بھیجا اس کی ہدایات کی روشنی میں حضرت سرورِ کائنات محمد رسول اللہ ﷺ نے زندگی بسر کر کے ہمیں اس قابل بنایا ہے کہ ہم اس مثالی زندگی سے عملی طور پر سبق حاصل کریں، اسی طرح حضرت میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام نے بھی ایک اعلیٰ اور مکمل ضابطۂ حیات عملی طور پر ہمارے سامنے پیش کر کے ہمیں اللہ تعالیٰ کے احکام کو سمجھنے اور سوچنے اور ان پر عمل کرنے کے قابل بنایا ہے۔ بہر حال ہر دو ذات خاتمین علیہما السلام نے ہمیں زندگی کے کسی شعبے میں کسی بات کی کمی نہیں رہنے دی۔ تا کہ گمراہی کے گڑھے کی طرف قدم نہ اٹھا سکیں۔ اس دین یعنی دین اسلام کی کاملیت پر کوئی شک نہیں ہے کہ جس کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا **الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دیناً**

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کیا۔ اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا۔

اللہ اللہ دین اسلام کا خود بنانے والا اللہ ہے اور اسے مکمل کرنے والا بھی وہی ہے۔ جس دین کا نظامِ حیات خود اللہ تعالیٰ نے بنایا ہو اور اس نے اسے مکمل و اکمل قرار دیا ہو پھر اس سے بڑھ کر کوئی اور دین ہوسکتا ہے؟ اور اس دین کے نظام میں کوئی کمی بیشی کی گنجائش ہوسکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ ایسا ہونا تو درکنار ایسا سوچنا بھی گناہ ہے۔

اس دین کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں جبر وتشدد کی مخالفت پائی جاتی ہے۔ اور کسی صورت میں بھی جبر وتشدد کو جائز قرار نہیں دیا اور اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے **لا اکراہ فی الدین** یعنی اس دین میں کوئی جبر وتشدد نہیں۔ جو چاہے اس دین خداوندی میں شامل ہو اس کے لئے بھلائی ہے اور جو نہ چاہے اس پر تشدد نہیں کیونکہ اسلام کے قوانین وضوابط اس قدر واضح ہیں کہ ان پر غور کرنے والا اس دین کو قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ بات علیحدہ ہے کہ کوئی حسد وبغض یا ہٹ دھرمی کی بناء پر اسے قبول نہ کرے

اسلام اپنے ماننے والوں کو ذہنی اور اخلاقی اعتبار سے نہایت بلند مقام پر دیکھنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے وہ انہیں جہاں بہت ساری اخلاقی خوبیوں کو اپنے اندر بیدار کرنے کی تلقین کرتا ہے وہیں اس بات کی بھی ہدایت دیتا ہے کہ اخلاقی خرابیاں فرد اور سماج میں پیدا نہ ہوں۔

اسلام تکبر اور حسد سے بچنے کی ہدایت دیتا ہے۔ احسان کرنے پر ابھارتا ہے مگر احسان جتانے سے منع کرتا ہے۔ سچ بولنے کی حمایت کرتا ہے مگر کسی پر الزام لگانے سے روکتا ہے۔ ایسا اس لئے ہے کہ اسلام ایک ایسا معاشرہ وسماج دیکھنا چاہتا ہے جہاں لوگ بھائی بھائی کی حیثیت سے رہیں اور ایک دوسرے سے محبت اور خلوص کا معاملہ کریں۔

قارئین کرام کسی سماج کا صحیح نقشہ وہاں کے شاندار قسم کے شاپنگ سنٹرز، امیروں کی بستیاں، خوبصورت قسم کی عمارات، شاندار قسم کی شاہراہیں، حکومت کے لاؤلشکر، خزانے اور ظاہری آرائش کی ٹیپ ٹاپ سے قائم نہیں ہوتا بلکہ اس سماج ومعاشرہ کے لوگوں کے کردار سے ہوتا ہے۔ اگر یہ سب کچھ دنیوی خوش حالی کی علامت موجود ہوں لیکن دلوں میں افتراق کی کیفیت ہو، بے چینی ہو قلب ودماغ مضطرب اور بے سکون ہوں جو ایک غیر اسلامی بات ہے تو کیا وہ معاشرہ صحیح معنوں میں زندگی کی حقیقی راحتوں سے ہم

کنار ہوگا؟ یہ سب کیوں ہوتا ہے؟ اس کا ایک ہی جواب ہے، سماج میں ہر سطح پر صحیح قیادت ورہنمائی کا فقدان ہے۔

آج معاشرہ وسماج میں رہنما وسرپرست زندگی کے مادہ پرست نقطہ نظر سے معاشرہ میں جو کردار ہر سطح پر ابھرتے ہیں وہ خدا سے بے وفائی اور بغاوت کی بنیاد پر اٹھتے ہیں جو مفاد ذاتی کو اپنا مطمع نظر بناتے ہیں۔ان کی ان غیر اسلامی کوششوں کے نتیجے میں افراد میں نفس پرستی اور خواہشات کی پیروی زور پکڑتی ہے اور سماج کے بگڑے ہوئے عوامل کی مدد سے وہ اپنی قیادتوں کے سنگھاسن پر بیٹھے ہوتے ہیں۔ دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ سماج کو بگاڑنے اور تباہ وتاراج کرنے، رنگ ونسل، زبان وعلاقہ، حسب و نسب، انا وتکبر اور غلط رسوخ کی بنیاد پر فساد وجھگڑا کرانے میں ان کا بڑا حصہ ہوتا ہے، آخر سماج کے رہبر اپنی اس سیاست میں ہم کو کہاں لے جارہے ہیں؟ س تباہی کی آخری حد کیا ہوگی؟ خدائے تعالیٰ کی زمین کو غارت گری کا سبق دے رہے ہیں اور اس سے بڑھ کر ان کے پاس کچھ موجود نہیں ہے۔

باطل نظریات ورہبری کس طرح سماج کو تباہی کے غار میں دھکیل رہی ہے اس کا اندازہ جرائم پیشہ بدکاریوں کے سرغنوں اور غنڈہ گردی کے منظم کاروبار سے لگایا جاسکتا ہے اور اس پر سرپرستوں کا خاموش رہنا، ان ساری برائیوں کو بڑھاوا دیتا ہے۔ جب کہ ایک صحیح رہبر وقائد قوم وملت کو اسلام کا مطیع ہونا چاہیئے اور خدا کو راضی کرنے کے لئے اپنے جرائم سے توبہ کرتے ہوئے سماج سے سچی محبت کرے۔ مخلوق خدا سے ایسی ہی محبت کرے جیسی وہ اپنی ذات سے کرتا ہے۔ایک سچا رہبر ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کا نقطہ نظر اپنائیں، مظلوم کی طرفداری اور اس کی حفاظت تو ظاہر ہے کہ مدد ہی ہے لیکن ظالم کو ظلم سے روکنا ظلم کو سرزد نہ ہونے دینا، زبان سے اسے منع کرنا، برے انجام آخرت سے خبردار کرنا اور طاقت ہوتو اس کے بل پر اسے ظلم کرنے سے روک دینا یہ بھی اس کی مدد ہے کیوں کہ اگر اس سے یہ جرم سرزد ہوگیا تو خواہ وہ دنیا کی عدالت سے چھوٹ جائے لیکن خدا کی پکڑ اور اس کی عدالت سے چھٹکارا ممکن ہیں وہاں اس کو سزا ضرور مل کررہے گی۔

قارئین گرامی قوم وملت کا رہبر وقائد ہو یا عام انسان ہو، عام مسلمان ہو، سبھی کو خدا تعالیٰ کے حاضر وناظر ہوے کا احساس ہونا چاہئے اور خدائے تعالیٰ کے دین اسلام وشرعیت کی مکمل اطاعت کرتے ہوئے سماج کو مضبوط کرنا ہے اور آخرت کے لئے زادِراہ تیار کریں۔اسلام بھی تو ان تمام خوبیوں کو پیدا کرنا

چاہتا ہے جو اس سماج معاون و مددگار رہوں اور ان برائیوں سے بچاتا اور روکتا ہے جو اس سماج میں رکاوٹ بنیں۔قرآن کریم کی سورہ حجرات میں ان باتوں کا ذکر ہے جو سماج اور معاشرے کی تعمیر وتشکیل کرتی ہیں۔ اس سورہ میں نو باتوں کا ذکر ہے۔

(۱) ناپسندیدہ خبر کی تحقیق کی جائے۔(۲) باہم صلح کرائی جائے۔(۳) زندگی میں عدل اختیار کیا جائے۔

یہ تین ایسی باتیں ہیں جنہیں اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ان کا تعلق اگر چہ ہماری انفرادی زندگی سے ہے لیکن ان کاموں کی انجام دہی یا عدم انجام دہی سے سماج پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔دوسری صورت میں سماج میں انتشار، بدامنی اور لڑائی جھگڑے کو فروغ ملتا ہے اور ظاہر ہے اسلام اس بات کو پسند نہیں کرتا۔اس کے ساتھ ہی چند باتوں سے روکتا ہے اور یہ باتیں ایسی ہیں کہ انسان عام طور پر ان میں بڑی آسانی کے ساتھ پھنس جاتا ہے اور جب ایسا کرتا ہے تو افراد کے دل آپس میں پھٹ جاتے ہیں، ایک دوسرے کے لئے دل میں نفرت کے جذبات بھڑکنے لگتے ہیں اور پھر تعلقات ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے لگتے ہیں۔ان باتوں کا تعلق ہماری ذاتی زندگی سے ہے اور یہ ایسی برائیاں ہیں جن کا لوگوں کا بعض اوقات احساس تک نہیں ہوتا، حالاں کہ یہ بڑی برائیاں ہیں اور انسانوں کے نیک اعمال کو گھن کی طرح ختم کر دیتی ہیں۔ذرا دیکھئے یہ برائیاں کیا ہیں؟

(۴) ایک دوسرے کا مذاق اڑانا (۵) ایک دوسرے کو طعنہ دینا (۶) برے اور ناپسندیدہ نام سے پکارنا (۷) ایک دوسرے کی غیبت کرنا (۸) کسی کو ٹوہ میں لگنا (۹) بدگمانی کرنا

سماج میں اکثر لگائی بجھائی کرنے والے لوگ نظر آجاتے ہیں۔ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ غلط خبر پھیلا کر لوگوں کو آپس میں لڑا دیا جائے اور وہ گری ہوئی اخلاقیات رکھنے والے لوگ اس سے لطف اندوز بھی ہوتے ہیں اور اپنے مفادات بھی لوگوں کو باہم لڑا کر حاصل کرنا چاہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات سے روکتا ہے کہ اس طرح کی اڑائی گئی باتوں سے طیش میں آ کر ہم کوئی اقدام کریں۔وہ یہ ہدایت دیتا ہے کہ اگر کوئی فاسق مزاج آدمی کوئی خبر لے کر آئے تو طیش میں آ کر اقدام کرنے سے پہلے اس کی تحقیق کر لی جائے کہ بات صحیح ہے بھی یا نہیں۔کیونکہ اگر جھوٹی بات کو درست مان کر انسان اقدام کر بیٹھے تو بعد میں شرمندگی اور نقصان دونوں کا بوجھ اٹھانا پڑے گا۔اگر انسان ایسا کرے گا تو دوسرے کا نقصان ہو یا نہ ہو

خوداس کا نقصان ضرور ہوکر رہے گا جبکہ تحقیق کی صورت میں آدمی نقصان اٹھانے اورنقصان پہنچانے سے محفوظ رہ کران لوگوں کوبھی پہچان سکے گا جو اسے دوسروں سے لڑا کر اپنا مفاد حاصل کرنا چاہتا ہے۔قرآن اس بات کو یوں بیان کرتا ہے۔ترجمہ: اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کرآئے تو تحقیق کرلیا کرو۔کہیں ایسا نہ ہوکہ تم کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیئے پر پشیمان ہو۔

باہمی تنازعات کسی بھی معاشرے میں ہوسکتے ہیں، اسلام چاہتا ہے کہ وہ آپسی لڑائی تک نہ پہنچیں اور باہمی صلح کے ذریعہ حل کرلئے جائیں۔اس سے افراد، سماج اور حکومتی نظام تمام ہی کا فائدہ ہے وہ معاشرہ دنیا کی نظر میں بھی اور اسلام کی نظر میں بھی بہترین معاشرہ ہے، جہاں جھگڑے باہم مل بیٹھ کر طے کرلیئے جائیں۔اسلام اسے صلح کہتا ہے اور صلح کو سراپا خیر قرار دیتا ہے۔اسلام سماج کو یہ ذمہ داری سونپتا ہے کہ وہ آگے آئے اور دولڑتے افراد کے درمیان صلح کرائے اور ہدایت دیتا ہے کہ صلح میں انصاف قائم کیا جائے۔ایسا نہ ہوکہ کمزور کو دبا کر طاقت ور کو محض اس کی طاقت کی وجہ سے اس کی حمایت مل جائے۔اگر زیادتی کرنے والا طاقتور ہے تب بھی اسے انصاف کے تقاضوں کے آگے سرنگوں کرنے کی کوشش کی جائے۔اس سلسلے میں اسلام یہاں تک کہتا ہے کہ اگر وہ نہ مانے تو سماج اپنی سماجی طاقت کے ذریعہ اسے انصاف کوقبول کرنے کے لئے مجبور کرے۔اگر سماج ایسا کرتا ہے تو وہ اسے انصاف کے قیام کا نام دیتا ہے اوران لوگوں کی ستائش کرتا ہے جو قیام انصاف میں مددگار بنیں۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ترجمہ: اگر اہل ایمان میں سے دوگروہ آپس میں لڑ جائیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ۔اگر ان میں سے کوئی ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر وہ پلٹ آئے تو ان کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کرادو۔اور انصاف کرو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے''

سماج کی اصلاح کے لئے بھلائی کو پروان چڑھانے کا وہ نقطہ نظر اختیار کیا جائے جسے حضورﷺ کی اس حدیث شریف میں بیان کیا گیا ہے۔''اگر قیامت قائم ہوجائے اور کسی کو اتنی مہلت بھی ملے کہ ایک شاخ تر کو زمین میں لگا سکتا ہے تو وہ فوراً یہ کام انجام دے لے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کام کے عوض بھی اسے اجر عطا فرمائے گا''، یعنی نتیجہ سے بے پرواہو کر نیکی کے کام اور اس کے لئے دوڑ دھوپ کرنے کا جذبہ سماج کے ہر فرد میں پیدا کردیا جائے۔

اب میں آپ کو سماجی بگاڑ کے علاج کے لئے اسلام کے پیش کردہ پروگرام سے واقف کراؤں گا۔ یہ پروگرام تین بنیادی باتوں سے زندگی کے اصول اخذ کرتا ہے۔(۱) خدا کی توحید تمام مشکلات ومسائل کا واحد حل ہے(ذکر اللہ کریں)(۲) اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہی کا تصور، انسانوں کے اعمال کی فلاح کا ضامن ہے(۳) محمد ینؐ خاتمین علیہا الصلوٰۃ والسلام کی قیادت ورہنمائی، دنیاوآخرت میں کامیابی کی ضمانت ہے۔ ان اصولوں کو فکر وذہن میں رائج کر کے اعمال وسرگرمیوں کا جو نقشہ کارہمیں قرآن شریف میں ملتا ہے وہ حسب ذیل ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ اس بات کا حکم دیتا ہے کہ تم عدل وانصاف پر قائم ہوجاؤ۔ نہ صرف یہ کہ حق ادا کرو بلکہ حسن سلوک کی روش اختیار کرو۔ قرابت دار خواہ، وہ خاندان کا ہو، پڑوسی ہو، شہری ہو، یا غیر ملکی سب آدم وحوا علیہا السلام کی اولاد ہونے کے ناطے باہم بھائی بھائی ہیں اور قرابت دار ہیں۔ ان کے حقوق ادا کرو، برے اور گندے کاموں سے روکو، منکرات سے روکو، باغیانہ سرگرمیوں کو روکو جو خدا سے بغاوت کر کے زندگی کے تعمیری رخ کو بدل کر شیطانیت کی راہ پر ڈالتے ہیں انہیں روکو۔

یہ پروگرام سماج کے اندر بنیادی قسم کا انقلاب برپا کرے گا اور اپنی عظیم سعادتوں وبرکتوں سے تمام انسانوں کو فائدہ پہنچائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ ہمیں بولنے، سننے، لکھنے، پڑھنے سے بڑھ کر سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دو جہاں میں اپنے دیدار سے سرفراز فرمائے آمین یارب العالمین۔

ماہنامہ نورولایت قوم کا واحد ترجمان ہے جو گزشتہ 46 سال سے قوم کی دینی ومذہبی پیاس بجھا رہا ہے۔ علمائے کرام اور اہل قلم حضرات پر بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس کے جاری رکھنے اور افراد قوم کو دینی معلومات پہنچانے کے لئے قلمی تعاون فرمائیں۔

ماہنامہ کو آپ کے مضامین کی شدید ضرورت ہے۔ لہٰذا قلمی تعاون دراز کریں (ادارہ)

محترمہ طاہرہ پروین خاتون صاحبہ طاہرؔہ
ایم۔اے،ایم۔ایڈ

نعت مہدیؑ

تیرے پیکر ہیں گویا شریعت کی زباں مہدیؑ
خدا کا جو بیاں ہے بس وہی تیرا بیاں مہدیؑ

یہاں تبلیغ دین کی اور جلائی شمع راہِ حق
تو ہے دافع ہلاکت کا یہاں بھی اور وہاں مہدیؑ

یہ مہدیت مرے سرکار کی سنت ہے اور کیا
سمجھتا ہے کوئی ، کوئی الجھتا ہے یہاں مہدیؑ

گھٹائیں کفر کی ہیں اور فضائیں ہیں گناہوں کی
تمہارا پائیں ہم صدقہ ضروری ہے یہاں مہدیؑ

بہت ڈوبی ہوئی تھی غفلتوں میں اُمتِ احمدؐ
کہ تو نے ترکِ دنیا کو سکھایا ہے یہاں مہدیؑ

سبھی کو راہ یہ خلدِ بریں کی تو نے دکھلائی
تو تُو ہے سب کا رہبر اور کامل مری جاں مہدیؑ

بھٹکتی قوم کو اپنی بھلا سمجھائیں کیا آخر
یہ اپنی قوم ہوجائے تمہاری رازداں مہدیؑ

خدا کے ذکر کا مفہوم سنتے سنتے ہم تم سے
خدا کے ذکر کے ہم ہوگئی رطب اللسان مہدیؑ

خدا نے طاہرؔہ ہم کو ولی کامل یہ بخشا ہے
اسی باعث ہے ہم پر نور کا سایہ عیاں مہدیؑ

انسان جب نفس کی خواہشات کوروک کردل کوذکرالٰہی ودیگرعبادات میں مشغول رکھتا ہے تو اس کی روح پرعالم غیب کے انوارالٰہی کی تجلی اور ملائے اعلیٰ تک اس کی رسائی ہوتی ہے

مجتبیٰ فیبرکس

MUJTABA
FABRICS

A complete variety of
Matching Dress Material &
Fancy Dupattas

Shop No. 17,18, Jullu Khana, Mukarram
Jahi Market, Lad Bazar, Hyderabad (TS)

Cell No. 9000070293

Prop:
Mohd. Mujtaba Mehdi

جناب سید اسماعیل ذبیح اللہ صاحب ذبیح

صفر کے مہینے میں سرکار ﷺ اور صحابہؓ نے ہجرت کا آغاز کیا

حضرات گرامی! قرآن کریم میں ہجرت کو ایک اہم ترین عبادت قرار دیا گیا ہے۔ اگر ہم اسلامی تعلیمات کا بغور جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں معلوم پڑیگا کہ ایک مسلم کے لئے سب سے زیادہ اہم اگر کوئی چیز ہے نہ تو اس کی روٹی روزی ہے اور نہ ہی اس کا وطن ہے اور نہ ہی قوم ہے اور نہ ہی روزگار یا معاش ہے بلکہ ایک مسلمان کے لئے سب سے زیادہ عزیز اور اہم وہ اصول ہیں جس پر اس نے ایمان لایا ہے اور اپنی زندگی ان ہی اصولوں کے عین مطابق گذار رہا ہے تا کہ پروردگار عالم کی رضا کا وہ حقدار بن جائے اور اگر اسلامی اصولوں سے درکنار کر کے وہ زندگی گذارتا ہے تو پھر آزادی ہی کیا زندگی بھی اس کے لئے بے معنی ہو جاتی ہے۔ ایک مسلمان کے ایماندار کا دارومدار اسلامی اصولوں پر گامزن ہونا ہے اور ایک مسلمان اسلامی اصولوں کو قربان کرنے کے بجائے اپنی زندگی راہ خدا میں قربان کر دینے کو ترجیح دیتا ہے۔ حضرات قرآن میں ہجرت کی کافی اہمیت بتائی گئی ہے اور ہجرت کو ایک اہم ترین عبادت قرار دیا گیا ہے۔ سرور کونین، فخر موجودات، وجہہ تخلیق کائنات، محبوبِ کبریا، خاتم النبیین ﷺ نے ماہ صفر کے آخری عشرہ میں مکہ والوں کی ظلم و زیادتیوں میں اضافہ کے پیش نظر حکم الٰہی سے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کے لئے ہجرت فرمائی تھی۔ اسی وجہہ سے ماہ صفر تاریخ اسلام میں بہت ہی اہمیت کا حامل مہینہ ہے۔ سرور کونین ﷺ کی تمام سیرت طیبہ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ دورِ ولایت میں بھی ہجرت کو فوقیت رہی ہے۔ حضور امامنا مہدی موعود علیہ السلام نے بھی طویل ہجرت کے بعد افغانستان کے شہر فراہ مبارک میں سکونت اختیار کی اور میرے آقا امامنا علیہ السلام کی آخری آرام گاہ بھی فراہ مبارک میں ہی ہے۔ اتر پردیش کے شہر جونپور سے فراہ مبارک تک کی ہجرت ہمیں یہی درس دیتی ہے کہ اسلامی اصولوں پر سختی کے ساتھ عمل پیرا ہو کر ہم اللہ تعالی کی رضا حاصل کر سکتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب رضوان اللہ اجمعین پر مکہ میں ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جانے لگے اور نت نئے طریقوں سے اسلام کی تبلیغ میں رکاوٹیں کھڑی کی جانی لگیں تو پھر رب ذوالجلال نے اپنے محبوب ﷺ کو حکم دیا کہ آپ ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے جائیں۔ جو کامیابیاں مدینہ منورہ میں اسلام کو ملیں وہ اگر پروردگار عالم چاہتا تو اپنے حبیب ﷺ کو مکہ مکرمہ میں بھی فراہم کر سکتا تھا مگر رب کائنات کی منشاء یہی تھی کہ اپنے حبیب ﷺ کے ذریعہ امت محمدی ﷺ کو

ہجرت کے فوائد سے آشنا کریں۔سرور کونین ﷺ سے جب صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے ہجرت کے بارے میں سنا تو فوری وہ راضی ہو گئے ۔اصحاب رسول رضی اللہ عنہم نے تر دود یا تامل نہیں کیا۔سفر ہجرت کا حکم ملنے کے فوری بعد ہی دائرے اسلام میں جو اصحاب داخل ہو گئے تھے انہوں نے مکہ سے ہجرت شروع کر دی ۔اب تاج دار انبیا ﷺ، ابوبکر صدیقؓ مولیٰ علیؓ اور دیگر ہی مکہ میں رہ گئے تھے ۔سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے جب اجازت چاہی تو سرور کونین ﷺ نے فرمایا ''امید ہے ابوبکرؓ مجھے بھی ہجرت کی اجازت مل جائیگی

سیدنا ابوبکر صدیقؓ وہ خوش نصیب صحابی رسول اکرم ﷺ ہیں جنھیں ہجرت میں رسول اکرم ﷺ کی رفاقت حاصل رہی ہے۔اُس دور میں جب مسلمانوں کا عرصہ حیات تنگ کرنے کا کام کفار کی جانب سے کیا جا رہا تھا۔تب ایسے حالات میں ہجرت کرنا بھی صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے لئے آسان امر نہیں تھا۔ایک طرف صحابہؓ جب ہجرت کی کوشش کرتے تو کفار انہیں روکتے ۔کفار یہی چاہتے تھے کہ کوئی بھی مسلمان مکہ نہ چھوڑے اور دین اسلام کا جو پودا رب کبریا کے ماہی ﷺ نے لگایا ہے اس کو گھنا ور درخت بنے سے روک دیں۔سرکا ﷺ کی رفاقت میں ابوبکرؓ کا سفر ہجرت شروع ہونے سے قبل سب سے پہلے نبی مکرم ﷺ کے رضاعی بھائی حضرت ابوسلمہ ابن عبدالاسدؓ نے ہجرت کا ارادہ فرمایا اور جب حضرت ابوسلمہؓ ہجرت کے لئے اپنی بیوی بچوں کے ساتھ تیار ہو گیا تو ان کے رشتہ دار ہجرت میں رکاوٹ بن گئے ۔حضرت امہ سلمہؓ جو بعد میں امہات المومنینؓ میں شمار ہوئیں،ان کے رشتہ داروں نے بی بیؓ کو روک لیا، جس کی وجہ سے حضرت ابوسلمہ تنہا رہ گئے مگر انہوں نے صبر استقامت کا دامن نہیں چھوڑا اور تنہا ہی سفر ہجرت کے لئے نکل پڑے ۔اِدھر امہ سلمہؓ کے بیٹے کو ان کے رشتہ داروں نے روک لیا تھا۔جس کی وجہ سے وہ بے تاب اور بے قرار رہیں۔آپؓ فرماتی ہیں خاوند اور لخت جگر کی جدائی میں انہوں نے ایک سال کا مشکل عرصہ گذارا۔جب ایک سال کا عرصہ گذرا تو آپؓ کے ایک چچازاد بھائی کو امہ سلمہ کی حالت پر رحم آیا ۔اُس نے کوشش کی بچہ بھی واپس ہوا اور وہ امہ سلمہؓ کو مدینہ ہجرت کی اجازت بھی مل گئی۔بچہ ملنے کے بعد امِ سلمہ اپنے بچے کو لے کر تنہا مدینہ کے سفر کے لئے نکل پڑیں۔راستے میں حضرت عثمانؓ بن طلحہ دیکھا کہ ایک تنہا عورت اپنے معصوم بچے کو لے کر ہجرت کر رہی ہیں۔پوچھا کوئی ساتھ ہیں تو امہ سلمہؓ نے فرمایا ''خدا کی قسم میرے ساتھ میرا رب ہے یا پھر میرا یہ بچہ ہے''۔اس ایمان افروز جواب کو سننے کے بعد حضرت عثمانؓ بن طلحہ کے دل پر یہ جملہ اس قدر اثر کیا کہ وہ اونٹ کی مہار پکڑ کر آگے آگے چلتے ہوئے امہ سلمہؓ کو مدینہ پر

پہنچا کر واپس لوٹے۔ بہت سارے مظالم مکہ والوں نے مکہ مکرمہ چھوڑ کر مدینہ ہجرت کرنے والے مسلمانوں پر کئے ۔ایک اور صحابی حضرت صہیب رومیؓ جب خاتم النبینﷺ کے حکم پر ہجرت کر کے جانے لگے تو مشرکین نے انہیں روک لیا اور کہنے لگے جب تک تم مفلس تھے، غریب تھے اور مکہ ائے اور جب دولت کمالی مال وزر اکٹھا کر لیا تو یہاں سے جانے لگے لہذا ہم تمہیں یہاں سے جانے کی اجازت نہیں دیں گے حضرت صہیبؓ کے دل میں ایمان کی شمع روشن ہوگئی تھی، ان کے لئے دنیا کی مال ودولت سے افضل پیغمبر اسلامﷺ کی صحبت اور دین اسلام تھا۔ لہذا حضرت صہیبؓ نے فرمایا ''اچھا اگر میں اپنا سارا مال ساری دولت تمہیں دے دوں تو پھر مجھے جانے دو گے؟۔ کفار نے کہاں ہاں جب ہم تمہیں جانے کی اجازت دیں گے۔اللہ رب العزت اور محبوب کبریاﷺ کی خوشنودی کے لئے حضرت صہیبؓ نے اپنی ساری دولت انہیں سپرد کر دی اور خالی ہاتھ مدینہ منورہ کی طرف چل پڑے۔ جب اس واقعہ کی اطلاع فخر موجوداتﷺ کو ملی تو آپﷺ نے فرمایا '' سب کچھ دیکر بھی صہیب نے اس سودے میں منافع کمایا ہے''۔اسلام کی بڑھتی مقبولیت کو روکنے کے لئے کفار نت نئ چالیں چلتے اور مسلمانوں کو مکہ سے ہجرت کرنے سے روکنے کی کوششیں کرتے رہے۔

جب حضرت عیاشؓ اور حضرت ہشامؓ نے بھی دائرے اسلام میں داخل ہونے کے بعد فاروق اعظم حضرت عمرؓ کے ساتھ ہجرت کی تیاری کر لی تو حضرت ہشامؓ کو پکڑ کر کفار نے پابند سلاسل کر دیا، مگر حضرت عیاشؓ ان کے ہاتھ نہیں لگے۔مگر ابو جہل نے ہار نہیں مانی اور ان کا تعقب کرتے ہوئے مدینہ پہنچ گیا اور حضرت عیاشؓ کو اپنی تحویل میں لینے کے لئے اپنی عادت اور فطرت کے مطابق ایک عیارانہ چال چلی اور حضرت عیاشؓ تک یہ پیغام پہنچایا کہ ان کی والدہ محترمہ بیمار ہیں۔حضرت عیاشؓ نے جب یہ خبر سنی تو ان کا دل بھر آیا اور وہ ابو جہل کے ساتھ مکہ روانہ ہوگئے ۔ ابو جہل نے انہیں قید کر لیا اور انہیں راستہ بھر اذیتیں پہنچائیں، ان پر تشدد کیا اور قید وتنہائی میں انہیں ڈال دیا۔اُدھر مدینہ منورہ میں سرور کونینﷺ فجر کی نماز کے بعد قنوت نازلہ پڑھتے اور حضرت عیاشؓ کی رہائی کے لئے پروردگار عالم سے دعائیں کرتے، سرور کونینﷺ کی دعا قبول ہوگئی اور انہیں کفار کی قید سے رہائی مل گئی اور وہ سیدھے آستانہ نبوتﷺ پر دوبارہ حاضر ہوگئے ۔ جب منشائے خدواندی سے اور حکم پیغمبر اسلامﷺ کے صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے ہجرت کا سلسلہ شروع کیا اور اسلام کو مضبوط ہوتا دیکھا تو کفاران قریش چراغ پا ہوگئے ۔قصی بن کلاب کی

تعمیر کردہ ایک عمارت میں جس کو تاریخ اسلام کی کتابوں میں دارالندوہ بھی تحریر کیا گیا ہے اس میں تمام قریش مکہ اکٹھا ہوئے اور اسلام کی بڑھتی مقبولیت سے جوان کے دلوں میں خوف اور دہشت پیدا ہوگئی تھی اس کو دور کرنے کے لئے آپس میں مشورہ کرنے لگے۔ اس میٹنگ میں انسان کی شکل میں شیطان ملعون بھی شریک ہوا۔ اجلاس کے آغاز پر ہی پیغمبر اسلام ﷺ کی روز بہ روز بڑھتی مقبولیت اور حلقہ اصحاب رضوان اللہ اجمعین میں تیزی کے ساتھ اضافہ پر تشویش کا اظہار بھی ہوا۔ ایک لعنتی نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کو جلاوطن کر دینا چاہئے، جس پر انسان کی شکل میں اجلاس میں موجود شیطان نے کہا کہ یہ تجویز مناسب نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ اس قدر شیریں زباں ہیں کہ وہ جہاں پر بھی جائیں گے اپنی تقریر سے لوگوں کو اپنا گرویدہ کرلیں گے اور پھر ایک بڑا حلقہ احباب جمع کر کے دوبارہ تم پر حملہ کر دیں گے اور تمہیں تباہ و برباد کر دیں گے۔ ایک تجویز اس اجلاس میں یہ بھی پیش ہوئی کہ نعوذ باللہ سرور کونین ﷺ کو بیڑیاں ڈال کر ایک اندھیری کوٹھری میں قید کر دیا جائیگا اور ان پر کھانا پانی بھی بند کر دیا جائیگا اس طرح وہ اس دنیا سے رخصت ہو جائیں گے اور تبلیغ اسلام کا کام بھی ٹھنڈا پڑ جائیگا۔ جس پر انسانی شکل میں اجلاس میں موجود شیطان نے کہا کہ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ فدائین محمد ﷺ ایسے ہیں وہ اپنی جانوں کی پرواہ کئے بغیر تم پر حملہ کر دیں گے اور انہیں قید سے چھوڑا لے جائیں گے۔ بالآخر ابوجہل نے آفتاب رسالت ﷺ کو قتل کر دینے کی ایک انتہائی ذلیل تجویز پیش کی جس پر سب نے رضامندی کا اظہار کیا اور انسان کی شکل میں اجلاس میں موجود شیطان نے بھی اس تجویز کو بہترین قرار دیا۔ مگر افسوس کی بات تو یہ ہے کہ قریش مکہ پیغمبر اسلام ﷺ کے اس قدر حاسد ہو گئے تھے اور اسلام کی بڑھتی مقبولیت سے اس قدر پریشان ہو گئے تھے کہ وہ یہ بھی بھول گئے کہ دارالندوہ میں بیٹھ کر وہ آفتاب رسالت ﷺ کو بجھانے کی کوشش کر رہے ہیں مگر پروردگار عالم نے اپنے حبیب ﷺ کی حفاظت کا انتظام بہت پہلے ہی کر چکا ہے۔ اپنے منصوبے کو عملی جامعہ پہنانے کے لئے باب رحمت پر مکہ کے ایک سو نو جوانوں پر مشتمل ایک گروہ پہرہ دینے کے لئے جمع ہو گیا۔

سب کے ہاتھوں میں تلواریں موجود تھیں۔ نبی مکرم ﷺ نے سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو نیند سے بیدار کیا اور فرمایا اے علیؓ ہجرت کا حکم ہو گیا ہے! میرے پاس اہل مکہ کی کچھ امانتیں ہیں صبح ہوتے ہیں یہ انہیں پہنچا دینا اور سرور کونین ﷺ نے اپنا بستر مبارک حضرت علیؓ کے حوالے کیا اور حکم دیا کہ میری یہ چادر اوڑھ کر سو جاؤ۔ حضرت علیؓ نے حیرت سے پوچھا کہ یا رسول ﷺ باہر دشمنوں کا سخت پہرہ ہے آپ گھر

سے کیسے نکلیں گے۔ سرورکونین ﷺ نے فرمایا کہ ’’علی فکرمت کرو یہاں سے راستہ دینا پروردگار کا کام ہے‘‘۔ سرورکونین ﷺ جب باب رحمت سے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے ایک مٹھی مٹی لی اور سورہ یسین کی ابتدائی آیتیں **فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ** تک تلاوت فرمائی اور دشمنوں کی طرف پھینک دی۔ حضرات پروردگار عالم نے اپنے حبیب ﷺ کی حفاظت کی ذمہ داری خود لی ہے اس وجہ سے ساری کائنات بھی ایک جگہ ہو جاتی تب بھی سرورکونین ﷺ کو ذرہ برابر بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے۔ آستانہ رسالت ﷺ کا محاصرہ ساری رات کرنے کے بعد کفار جب اندر داخل ہوئے تو بستر رسالت ﷺ پر شیر خداؑ کو پایا دشمن یہ دیکھ کر حیرت زدہ ہو گئے اور پوچھا محمد ﷺ کہاں ہیں؟ جس پر فاتح خیبرؑ نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ پھر چاروں طرف پھیل گئے آفتابِ رسالت ﷺ کی تلاش کو قدموں کے نشانات سے سراغ لگانے والے ماہرین کی مدد سے تلاش کرنا شروع کر دیا۔ رات کا شانہ رسالت ﷺ سے روانگی کے بعد رحمت العالمین نے سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے گھر پہنچے وہاں سے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ ہجرت کا حکم ہو گیا ہے۔ جس پر حضرت ابوبکرؓ نے بھی مسرت کا اظہار کیا۔ بی بی اسماءؓ جو سیدنا ابوبکرؓ کی چھوٹی صاحبزادی ہیں نے کھانے پینے کا سامان باندھ رہی تھیں تو باندھنے کے لئے انہیں کچھ نہیں ملا تو اپنی اوڑھنی پھاڑ کا کھانے کا سامان باندھا۔ بی بی آسماءؓ کی یہ ادا سرورکونین ﷺ کو بہت پسند آئی تو آپ ﷺ نے انہیںؓ **’’ذات النطاقتین‘‘** کے لقب سے نوازا اور غار ثور کی طرف روانہ ہو گئے۔ ادھر مشرکین نبی کریم ﷺ کی تلاش میں سیدنا ابوبکرؓ کے گھر پہنچے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ وجہ تخلیق کائنات ﷺ یہیں پر پہنچیں گے مگر مشرکین کی آنے میں دیر ہو گئی تھی۔ ابوجہل اور اس کے ساتھی جب ابوبکرؓ کے گھر پہنچے اور دریافت کیا کہ ابوبکرؓ کہاں پر ہیں، بیٹی نے لاعلمی کا اظہار کیا تو ابوجہل طیش میں آ کر بی بی اسماءؓ کے منہ پر تمانچہ رسید کر دیا تمانچہ اس قدر شدت کا تھا کہ معصوم آسماء بنت ابوبکرؓ کے کان سے بالی ٹوٹ کر نیچے گر گئی۔ پھر وہاں سے نقش پا دیکھتے ہوئے سارے تلاش میں نکل پڑے اور غار ثور تک بھی پہنچ گئے۔ مگر پروردگار عالم نے اپنے حبیب ﷺ کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے۔ غار ثور پر مکڑی نے اپنا جالا بنا دیا اور کبوتر بھی حکم الہی سے اس کے باب الداخلہ پر انڈے دے چکا تھا۔ سراغ رساں ماہرین غار ثور تک پہنچ گئے مگر انہیں یہ کیسے گمان ہوگا کہ کبوتر کے گھونسلے کو نقصان پہنچائے بغیر، مکڑی کا جالا ہٹائے بغیر کوئی انسان کیسے غار میں داخل ہو سکتا ہے۔ تین دنوں تک غار ثور میں قیام کے بعد جب حالات معمول پر آ گئے تب اللہ کے حکم سے سرورکونین ﷺ نے غار ثور سے باہر جلوہ فرما کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ اِدھر مکہ کے مشرکین نے نبی کریم ﷺ کو پکڑ کر لانے والوں کے لئے سو اونٹ

کا اعلان کر رہے تھے جس کی لالچ میں بے شمار مشرکین صحرائے عرب کی خاک چھانتے، گرد وغبار اپنے منہ پر لپیٹتے اور نامراد واپس لوٹ جاتے تھے۔

مگر سراقہ بن مالک ایک ایسے شخص تھے جو تعقب کرتے ہوئے سرورِ کونین ﷺ کے قریب پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔ سراقہ بن مالک اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ گھوڑے پر سوار نہایت تیزی کے ساتھ سرورِ کائنات ﷺ کا پیچھا کرتا ہوا میں قریب پہنچنے والا تھا کہ اچانک میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور گھوڑے سمیت میں زمین پر گر پڑا پھر تدبیریں کیں اور دوبارہ گھوڑے پر سوار ہو کر آگے بڑھا اور اس قدر قریب ہو گیا تھا کہ سرورِ کونین ﷺ کی آوازیں میری کان کو سکون محسوس کر رہی تھیں، میرے کانوں میں رس گھول رہی تھیں کہ اچانک میرا گھوڑا زمین میں دھنس گیا اور میں زمین پر گر پڑا۔ پھر جب میں آگے بڑھا تو آسمان پر ایسا غبار چھا گیا کہ دھویں کی طرح سارے آسمان پر چھا گیا۔ میرے دل میں انعام کی لالچ تھی میں نے اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ اسی دوران نبی کریم ﷺ نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور فرمایا ''سراقہ میں تیرے ہاتھوں میں سونے کے کانگن دیکھ رہا ہوں''۔ سراقہ کہتے ہیں میرے دل نے گواہی دی کہ محمد ﷺ کا دین غالب آ کر رہے گا میں آگے بڑھا اور سارا قصہ سنایا اور اپنے کئے پر نادم ہوا۔ نبی کریم ﷺ نے نہایت شفقت سے حضرت ابوبکرؓ کے غلام عامر بن فہیرہ کو حکم دیا کہ وہ چمڑے پر امان نامہ لکھ دیں، اس طرح سراقہ ناکام واپس لوٹ گئے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت میں جب ایران فتح ہوا مالِ غنیمت سے مسجد نبوی ﷺ کا صحن بھر گیا تو فاروق اعظمؓ نے مال کی تقسیم فرما رہے ہیں اچانک قیصر و کسریٰ کے کنگن برآمد ہوئے حضرت عمرؓ کو نبی کریم ﷺ کی ہجرت کا واقعہ یاد آ گیا، بلند آواز سے فرمایا: اس مجمع میں سراقہ بن مالک ہیں؟ سراقہ کھڑے ہو گئے۔ امیر المومنینؓ نے فرمایا ''سراقہ تیرا اسلام قبول ہے، اسلام میں مرد کو سونا پہنانے سے منع فرمایا ہے، لیکن ایک دفعہ سونے کے کنگن پہن کر دیکھا دو تا کہ قیامت تک یہ بات ثابت ہو جائے ساری دنیا جھوٹ بول سکتی ہے مگر سرورِ کونین ﷺ کی زبانِ اقدس سے ادا کی گئی بات کبھی غلط ثابت نہیں ہو سکتی ہے''۔ تو حضرات مضمون طویل ہو جائیگا۔ میرا مقصد ماہِ صفر کی اہمیت سے آپ قارئین حضرات کو واقف کروانا تھا۔ اسی ماہِ صفر کے آخری عشرہ میں فخرِ موجودات، وجہِ تخلیقِ کائنات، محبوبِ کبریا، سرورِ کونین ﷺ نے حکمِ الٰہی سے ہجرت فرمائی اور ہم مصدقین مہدی علیہ السلام پر بھی ہجرت فرض، فرائضِ ولایت میں ہجرت اہمیت کا حامل فرض ہے۔ امامنا مہدی موعود علیہ السلام اور صحابہ ولایت، تابعین، تابع تابعین نے ہجرت فرما کر دینِ اسلام کی اس سنت کو زندہ کیا تھا۔ ooo

مدیر

کہاں تھے ہم کہاں آ گئے !

(سیرت حضرت بندگی میاں شاہ نصرتؒ، حضرت بندگی میاں شاہ ابراہیمؒ وحضرت سید نجم الدینؒ)

زندگی کے لئے جس طرح سانس ضروری ہے اسی طرح ہر مصدق مہدی موعودؑ کے لئے تعلیم و تربیت ضروری ہے۔ یہ صادقین کی صحبت میں رہنے سے حاصل ہوتی ہے۔ تاریخ مہدویہ شاہد ہے کہ ہمارے اسلاف نے اپنے اپنے دور کے صاحب حال، صاحب العصر کی صحبت میں رہ کر ولایت کے خزانے کو پائے اور متعلقین کو اس سے فیض یاب کیا۔ باعمل بننے کے لئے صادقین کی صحبت ضروری ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا منشاء اور حضرت محمد ﷺ اور حضرت مہدی موعودؑ کے ارشادات سے اس کا علم ہوتا ہے۔ جس طرح زندگی کے سفر میں ایک اُستاد کی ضرورت ہوتی ہے اس طرح شریعت وطریقت کی تعلیم پانے کے لئے ایک رہبر کی ضرورت ہوتی ہے جسے ہم اپنی زبان میں مرشد کہتے ہیں۔ یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا ہے۔ انشاءاللہ قیامت تک جاری رہے گا۔ یہ تعلیم وتربیت وصحبت ہماری دونوں زندگیوں کو سنوارتی ہے، بالخصوص روحانی کیفیت کو جلا بخشتی ہے۔ آج کے دور میں اس تعلیم وتربیت کو دنیا کی چاہت و فکر میں بھلا بیٹھے ہیں۔ اپنے اوپر اتنے مصروفیات کا لبادہ ڈال لئے ہیں، اس سے چھٹکارا پانا مشکل ہوگیا ہے۔ دراصل ہم سنجیدگی کے ساتھ اس پر غور نہیں کر رہے ہیں کیونکہ اطراف کا معاشرہ ہمیں اس طرف راغب ہونے نہیں دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اختیار کی قوت سے پیدا کیا ہے۔ ہمیں اس قوت سے فائدہ اٹھانا ہے، ہماری دنیوی اور روحانی زندگی کو سنوارنے کیلئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ہم اپنے رات دن کے سفر میں کچھ لمحات کے لئے اپنے اسلاف کی زندگی کا جائزہ لیجئے۔ اس سے ہمیں خوشی ومسرت کے ساتھ دل وذہن کے دریچے بھی کھل جائیں گے۔ انشاءاللہ یہ توفیق بھی حاصل ہوجائے گی کہ اپنے دور کے مرشدین کرام کی صحبت سے استفادہ کریں۔ ہر مہدوی کا یہ مقصد ہونا چاہیئے۔ اس سلسلے میں حضرت بندگی میاں شاہ نصرت علیہ الرحمہ کی سیرت ہمیں بہت کچھ سکھاتی ہے۔

حضرت بندگی میاں شاہ نصرتؒ فرزند ہیں حضرت بندگی میاں سید خوندمیر بارہ بنی اسرائیلؒ کے، نبیرہ ہیں حضرت بندگی میاں شاہ یعقوب حسن ولایتؒ کے۔ آپ 7 / ذی الحجہ 1004ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ مبشر ہیں حضرت بندگی میاں سید محمود سید نجی خاتم المرشدین کے۔ والد کی صحبت میں رہ کر تربیت پاتے

ہیں ۔18 سال کی عمر میں ترک دنیا کرتے ہیں ۔ والد کے انتقال کے بعد اپنے چچا حضرت بندگی میاں سید یوسف بارہ بنی اسرائیل سے علاقہ کرتے ہیں ۔آپ کے گزر جانے کے بعد حضرت بندگی میاں سید نور محمد خاتم کار کی صحبت اختیار کرتے ہیں ۔ یہاں پر غور کریں، والد کی صحبت میں رہ کر تربیت پا چکے تھے ۔حضرت بندگی میاں سید یوسفؒ اور حضرت بندگی میاں نور محمد خاتم کار کی صحبت میں جانے کی ضرورت نہیں تھی ،جس طرح کا ماحول آج ہم دیکھ رہے ہیں باپ سے صحبت وتربیت پانے کے بعد کسی اور سے تربیت پانے کا رواج بہت کم ہوگیا ہے ۔حضرت بندگی میاں شاہ نصرت مخدوم بن کر زندگی بسر کر سکتے تھے لیکن آپ نے حضرت بندگی میاں سید یوسفؒ اور حضرت بندگی میاں نور محمد خاتم کارؒ کے خادم بننا پسند کیا ۔انکساری وسادگی اور نفس پر کتنا قابو تھا ،ایسے ہی کردار کے لوگ اپنے دور کے صاحب العصر شخصیت بنتے ہیں ۔

حضرت بندگی میاں سید نور محمد خاتم کارؒ کی صحبت میں رہ کر آپ نے جو کردار پیش کیا ہے آج کے دور میں کوئی بھی پیش نہیں کرسکتا ۔ایک شہزادہ نے خادم بن کر اپنے مرشد کا دل جیت لیا ۔اس طرح خدمت کی ،سفر میں کہیں بھی پینے کے لئے میٹھا پانی نہیں تھا ، یہ عاشق مرشد 4،4 کوس جا کر کنویں سے میٹھا پانی لا کر اپنے مرشد کے حضور پیش کرتا ۔اس خدمت سے خوش ہوکر مرشد بارگاہ خداوندی میں دعا کرتے ہیں ۔ یاالٰہی ، نصرت جی جیسا تو نے اس ٹھنڈے پانی سے مجھے سیراب کیا ،خدا تجھ کو اپنے دیدار سے سرفراز کرے ۔مہدوی کی منزل دیدار خدا کو پانا ہے ۔ یہ دعا بارگاہ خداوندی میں قبول ہوتی ہے ۔آج ہماری کیفیت یہ ہوگئی ہے کہ ہم خدمت انجام دیتے ہیں لیکن اس میں للّٰہیت کا جذبہ نہیں ہوتا ۔ وہ خلوص محبت و یگانگت نہیں ہوتی جو ہونا چاہیئے ۔اکثر جگہ دیکھا گیا ہے کہ نام ونمود ،شہرت کی فضاء میں زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں ،حالانکہ ہماری تعلیم کا اولین سبق یہ ہے کہ اللہ واسطے کریں ،آج اللہ'' کے بجاء مزاج میں ''میں'' آگیا ہے ۔

حضرت بندگی میاں خاتم کارؒ کی صحبت وتربیت میں یہ مقام حاصل کر لیتے ہیں کہ آپ کو بیان قرآن کی اجازت دی جاتی ہے ۔آج ہمارے دائروں سے بیان قرآن کی پر رونق محفلیں ختم ہوچکی ہیں ۔ستم ظریفی یہ ہے کہ نہ یہ سننے کو اور پڑھنے کو ملتا ہے کہ تمہیں بیان قرآن کی اجازت دی جاتی ہے ۔حضرت خاتم کارؒ بیان قرآن سننے کے لئے حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہد گروہؒ سے کہتے ہیں نصرت جی کا بیان قرآن سنو ۔اس طرح میاں سید اشرف کو پابند کرتے ہیں جاتے ہوئے میاں نصرت جی کا بیان قرآن سنو ۔اس طرح ہمارے اسلاف ترغیب دیا کرتے تھے ۔یعنی قدر کی جاتی تھی ۔ایک موقعہ پر خاتم کارؒ نے یہ بھی ارشاد فرمایا شاہ قاسم اور شاہ نصرت کی اس طرح تربیت کی کہ دین کی قوت ان کو پہنچایا ہوں ۔محبت

سے اس طرح بھی فرمایا کہ نصرت جی میں تیرا ہوں اور تیرے فقیروں کا ہوں۔ یہاں غور طلب بات یہ ہے کہ دائروں کے فقیروں کی تربیت بھی کی جائے، نہ کہ انہیں کھلے چھوڑ دیا جائے۔ وہی قومیں ترقی کرتی ہیں جو اپنے دور کے قابل افراد سے استفادہ کرتی ہیں۔آج قابل سے نظریں ہٹا کر حاشیہ بردار، جی حضور کرنے والوں کو ترجیح دی جارہی ہے جس کی وجہ سے قوم ہر فیلڈ پر پیچھے ہے۔اس کا احساس رکھنے کے باوجود اس طریقے سے اجتناب نہیں کیا جاتا۔حضرت بندگی میاں نور محمد خاتم کارؒ کے جذبہ کو دیکھئے کس طرح قابل شخصیتوں کو آگے رکھ کر ان سے استفادہ کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔آپ ارشاد فرماتے ہیں جو قاسم جی کا تربیت ہو وہ سید نصرت کی صحبت میں رہے، جو سید نصرت کا تربیت ہو وہ میاں قاسم کی صحبت میں رہے۔آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ دونوں جگہ دین وادب ہے۔

ان بزرگوں میں کیا اتحاد و اتفاق تھا، کیا یگانگت وملنساری تھی۔قومیت کا کتنا جذبہ تھا، جب ہی تو لوگ ہمارے دائروں کی کیفیت سے متاثر ہو کر مصدق ہوتے تھے۔ ہمارے بزرگوں کی جو پرواز تھی آج وہ پرواز دکھائی نہیں دیتی ہے۔ہم انسان ہیں فرشتے نہیں ہیں،غلطیاں ہوتی ہیں اس کو ٹھیک کیا جاسکتا ہے، سدھارنے کے بجائے یہ کہا اور سنا جارہا ہے کہ یہ ہمارا آدمی ہے۔مطلب یہ کہ اس کو کچھ نہ کہا جائے۔اس طرح آج کا قومی مزاج ہوجائے تو وابستگی اور عقیدت میں کمزوری پیدا ہوجاتی ہے۔

حضرت بندگی میاں شاہ نصرتؒ کے 17 خلفاء تھے۔ یہ تمام کے تمام اقطاع ہند میں پھیل کر مہدویت کی تبلیغ فرمائی۔ آج کئی مقامات پر دینی رہبروں کی ضرورت ہے۔ مسجدیں وحظیرہ بھی ان مقامات پر ہیں۔ایک دینی رہبر کی ضرورت ہے۔اگر ہر صاحب دائرہ اپنے اپنے دائرہ سے 10 فقراء کو تیار کر کے اپنے خلفاء بنا کر ان مقامات پر روانہ کردیں تو فصل بہار پیدا ضرور ہوگی۔شاہ نصرت 29/صفر کو اس فانی دنیا سے کوچ فرمائے۔آج بھی عقیدت منداس آستانہ پر حاضری دیکر فیض پاتے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ بزرگوں کی سیرت پڑھنے اور ان کے آستانے پر حاضری دینے سے دل کو سکون واطمینان حاصل ہوتا ہے۔ایسی ہی شخصیتوں میں حضرت بندگی میاں شاہ ابراہیمؒ بھی ہیں جو فرزند ہیں حضرت بندگی میاں سید خوندمیر بارہ بنی اسرائیل کے اور برادر ہیں حضرت بندگی میاں شاہ نصرتؒ کے۔میاں ابراہیم 1014ھ میں پیدا ہوئے اور 8/صفر 1089ھ کو اس دنیا سے رخصت ہوئے۔آپ کا روضہ کاچی گوڑہ میں واقع ہے جہاں صبح وشام عقیدت مند حاضری دے کر روحانی خوشی حاصل کرتے ہیں۔حضرت شاہ ابراہیمؒ نے حضرت بندگی میاں سید علی ستون دینؒ سے تربیت پائی۔ جوانی میں ترک دنیا

کی۔ والد کے آخری وقت بہت بے چین ہوکر گریہ وزاری کر رہے تھے۔ یہ کیفیت کو دیکھ کر والد فرماتے ہیں اس قدر کیوں رو رہا ہے۔ آپ فرماتے ہیں دعا فرمائیے کہ مجھے ایمان ملے۔ حضرت نے فرمایا کہ تجھ کو ایمان حاصل ہے۔ تو جس کو ایمان کی دعا دے گا اس کو بھی ایمان ملے گا۔ کیا مقام ومرتبہ ہے شاہ ابراہیمؒ کا

حضرت شاہ ابراہیمؒ کو بچپن سے ہی بزرگوں کی خدمت کا جذبہ تھا۔ جو بھی بزرگ آپ کے گھر آتے ان کی خدمت کرتے تھے۔ حضرت بندگی میاں سید نور محمد خاتم کارؒ آپ کے گھر آتے ہیں اور میاں ابراہیم خدمت میں مصروف ہوجاتے ہیں۔ حضرت خاتم کارؒ آپ کی اس خدمت سے متاثر ہوکر فرماتے ہیں کچھ مانگو۔ آپ عرض کرتے ہیں خوندکار کے صدقہ سے سب کچھ مہیا ہے۔ آپ کے صدقہ سے جنت مجھ کو مل جائے۔ خاتم کارؒ مسکرا کر فرماتے ہیں تو ذات حق کا طالب بن وصال ذات حاصل کر جنت جس کو دینا چاہے دے۔ اس واقعہ سے علم ہوتا ہے کہ گھر کا ماحول کیسا تھا۔ تربیت کس طرح کی گئی۔ لڑکپن میں جنت کی خواہش ہورہی ہے لیکن سب سے اہم بات یہ کہ رشد وہدایت پر فائز مہدوی گھرانہ ہے جہاں رخصت پر نہیں عالیت پر عمل ہوتا تھا۔ تعلیم وتربیت کا انداز دیکھئے حضرت خاتم کار فرماتے ہیں ذات حق کا طالب بن وصال ذات حاصل کر۔ اس طرح کی تعلیم وتربیت ونظام ہمارے دائروں سے ختم ہوگیا۔ خالق سے کم مخلوق سے رشتہ زیادہ ہے۔ خدا پرست بننے کے بجائے مخلوق پرست بنتے جارہے ہیں۔ اسلاف کی ڈگر کو چھوڑ کر بیٹھے ہیں، اس پر ناز کرتے ہیں ہم مہدوی ہیں۔

یہ بات سب جانتے ہیں کہ مزاج ایک طرح کا نہیں ہوتا، وقت کے لحاظ سے تبدیل بھی ہوتا ہے خوشی، غمی، غصہ، چڑ چڑاہٹ وغیرہ۔ جس کی وجہ سے غلطیاں بھی سرزد ہوجاتی ہیں۔ ایک وقت میاں ابراہیم دستار باندھ رہے تھے۔ اتفاقاً ایک فقیر کا پیر اس پر پڑ گیا۔ حضرت نے اس کو جھڑکا۔ یہ فقیر نے میاں شاہ نصرت سے اس کا ذکر کیا۔ حضرت نے شاہ ابراہیمؒ کو سمجھاتے ہوئے ارشاد فرمایا یہ فقیر اللہ کی راہ میں اللہ کے واسطے آئے ہیں ان کو جھڑکنا نہیں چاہئے۔ واقعات پر اس طرح کی افہام وتفہیم کی جاتی تھی۔

ہمارے بزرگوں کے ارواح بھی آکر ہدایت کرتے ہیں۔ حضرت شاہ ابراہیمؒ اس واقعہ سے خفا ہوکر حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہد گروہؓ کے پاس چلے جاتے ہیں۔ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی روح مبارک سے حضرت شاہ قاسم کو معلوم ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں قاسم جی، باوا صاحب یعنی شاہ ابراہیم کو خوشنودی سے اجازت دو کیونکہ میاں نصرت جی اکیلے ہیں۔ شاہ قاسمؒ یہ ذکر کر کے خوشنودی کے ساتھ اجازت دیتے ہوئے کہتے ہیں تمہارا بھائی نصرت سے جدا رہنا چچا میاں یعنی حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو منظور نہیں ہے۔ آپ بخوشی آکر بھائی کے دائرہ میں قیام کرتے ہیں۔ اس واقعہ سے علم ہوتا ہے

کہ ہمارے بزرگ گزر جانے کے بعد بھی اپنے لواحقین اور دائرہ والوں کا خیال رکھتے تھے۔ان کا یہ روحانی مقام و مرتبہ ہے۔ بیان قرآن کی ہمارے دائروں میں کتنی اہمیت تھی اس واقعہ سے اندازہ لگائیے۔ جب حضرت شاہ ابراہیمؒ کا آخری وقت آیا تو آپ نے پہلے بیبیوں میں بیان قرآن فرمایا اس کے بعد مردوں میں۔اس کے بعد آپ کی روح پرواز ہوتی ہے۔ایک روشنی زمین سے آسمان کی طرف جاتی ہوئی نظر آتی ہے۔ یہ وہ شخصیت تھی جو دیدارِ خدا کے بغیر رکعت نہیں باندھتے تھے۔ایسی شخصیتیں ہمیں دعوتِ فکر دیتی ہیں کہ ہم کس راہ پر گامزن ہیں۔ ہماری منزل کیا ہونا چاہیئے ۔ہم مصدق مہدی موعودؑ ہیں، ہمارا ہر عمل للّٰہیت پر ہو، تا کہ قربِ خداوندی کا چسکہ پا کر اپنی اپنی روح کو پاک و منزہ کر سکیں۔

افغانوں کو مہدویت سے واقف کرانے اور مصدق مہدی بنانے میں میاں سید نجم الدین کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔میاں نجم الدین فرزند ہیں حضرت سید منجو کے، نبیرہ ہیں حضرت سید خوندمیر بارہ بنی اسرائیل کے۔آپ پہلے تربیت پاتے ہیں بندگی میاں سید یوسفؒ سے اس کے بعد حضرت بندگی میاں نور محمد خاتم کار سے علاقہ حاصل کرتے ہیں۔ترک دنیا کے لئے حضرت خاتم کارؒ کے پاس آتے ہیں۔آپ کو قرض ادا کر کے آنے کے لئے کہا جاتا ہے، یہ ہمارے دائروں کا طریقہ تھا۔آج اس طرف کچھ توجہ نہیں دی جاتی ہے۔حضرت خاتم کار نے میاں نجم الدین کے تعلق سے فرمایا جس طرح بندگی میاں شاہ خوندمیرؒ کو حضرت مہدیؑ کی ذات میں سیر تھی اسی طرح میاں نجم الدین کو بندہ کی ذات میں ہے۔خاتم کارؒ کی رحلت کے بعد آپ حضرت شاہ قاسمؒ مجتہد گروہ سے علاقہ کرتے ہیں۔

میاں نجم الدین مختلف مقامات سے ہجرت فرماتے ہوئے ٹگر یہ راجستھان میں دائرہ باندھتے ہیں۔اطراف میں افغانوں کی رہائش تھی۔آپ انہیں مصدق مہدی علیہ السلام ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔اس دعوت کو قبولیت کے لئے کرامت کا مطالبہ کیا۔آپ نے دریافت کیا، کیا کرامت چاہتے ہو۔ انہوں نے کہا یہ جو آگ کے جھاڑ ہیں ان کی ہر ڈالی میں مصری کی ڈلی ہونا چاہیئے ۔حضرت نے کہا دیکھو، دیکھنے پر ہر ڈالی میں مصری کی ڈلی پائی گئی۔تمام کے تمام مصدق ہوتے ہیں۔8 /صفر کو اس فانی دنیا سے کوچ فرماتے ہیں۔فن تعمیر کے لحاظ سے آپ کے روضہ کا گنبد نہایت خوبصورت ہے اور دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔اس کو دیکھنے کے بعد علم ہوتا ہے کہ معتقدین کو حضرت سے کتنی والہانہ محبت تھی۔

یہ تمام بزرگانِ دین ہماری قومی تاریخ کے روشن چراغ ہیں۔ جو اپنی ریاضت ،عبادت اور متوکلانہ زندگی سے حدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر کے آج بھی معتقدین کو فیض یاب کر رہے ہیں۔ان پاک ہستیوں کا مقام کہاں تھا اور ہمارا کیا مقام ہے اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔000

معرفت ایک ایسا جوہر ہے کہ اس سے ایثار کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔خاموشی اختیار کرنے سے بندہ میں غور وفکر کا مادہ پیدا ہوتا ہے جو معرفت کا جزء اعظم ہے

دکن کی خواتین کے لئے من پسند ساریز،شرارے اور
کھڑے دوپٹے ،بہترین کلر و ڈیزائن میں

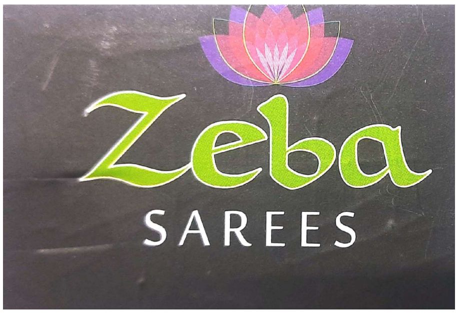

زیبا
ساریز

Specialist in
Fancy Work Sarees, sharara,
Khada Dupatta

Shop No. 17, Lower Ground,
Nabi Khana Complex, Patel Market,
Hyderabad 500 002 T.S.
e-mail:zebasarees17@gmail.com

پروپرائٹر: سہیل احمد

حضرت سید شہاب الدین صاحب تنہاؔ

شاہ نصرتؒ ہمارے ہمارے

بادہ کش دیکھ ساغر نہ چھلکے جذب و مستی میں پاؤں نہ سلکے
مفت لوگوں میں بننا نہ ہلکے یہ مقام ادب ہے سنبھل کے
ان پہ صدقے سدا چاند تارے
شاہِ نصرتؒ ہمارے ہمارے

گرد بیٹوں کی نورانی مالا چاند کے جیسے اطراف بالہ
شاہ نصرتؒ کے گھر کا اُجالا دیکھ سکتا ہے ہر آنکھ والا
اللہ اللہ یہ دلکش نظارے
شاہ نصرتؒ ہمارے ہمارے

آپ کے فیض کا شاہ والا سلسلہ سلسلوں میں نرالا
آپ کے آستان کا اجالا جی یہ کہتا ہے جا کچھ اٹھالا
کیوں نہ دل ان پہ جی جان وارے
شاہِ نصرتؒ ہمارے ہمارے

کتنے ماحول کے دکھ اٹھا دل کی تکلیف دل میں چھپا
ساتھ اشکوں کی بارات لائے عرض پرداز ہیں سر جھکائے
کچھ ادھر اے مرے حق کے پیارے
شاہِ نصرتؒ ہمارے ہمارے

اب نہ ہم وہ نہ حالت ہماری صورت صید میں ہیں شکاری
ذکر حق ہوگیا ہم پہ بھاری موت کی نیند جیسے ہو بھاری
اب کوئی لاکھ چیخے پکارے
شاہِ نصرتؒ ہمارے ہمارے

مسجدیں قمقموں سے جڑی ہیں نسبتیں مال و زر سے جڑی ہیں
کس جگہ جاکے آنکھیں لڑی ہیں مسندیں ہیں کہ سونی پڑی ہیں
اب کہاں اپنے تنہا سہارے
شاہِ نصرتؒ ہمارے ہمارے

کاش ایسا اک اللہ والا اوڑھے حق کی رضا کا دو شالہ
بزم لاہوت کا دیکھا بھالا جس کا چہرہ اجالا اجالا
جیسے حق اک صحیفہ اتارے
شاہِ نصرتؒ ہمارے ہمارے

اعمال صالح اور ذکر و فکر سے محبت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔ یہی چیز
آخرت میں کام آنے والی ہے

EXCEL ENTERPRISES
&
EXCEL AGENCIES
HAVELLS GALAXY

Sindhanur Road, Manvi - 584123

Distrubuters in :

☆ Havells all products
☆ LLOYD Air Conditioners
☆ LLOYD Refrigerators
☆ LLOYD Washing Machind
☆ LLOYD LED Television

Standard, Reo & all Crabtree switches
Reputed electricals and Electronics Brand Dealers

Saber Pasha
9845417842

Mohammad Asif
9845098734

حضرت سید باقر منظور صاحب

نذرِ شاہ ابراہیمؒ

بزرگانِ سلف کی زندگی درسِ بصیرت ہے بزرگانِ سلف کی گفتگو معیار سنت ہے
بزرگانِ سلف کا ذکر پیغامِ اطاعت ہے بزرگانِ سلف کا ہر عمل عنوانِ رحمت ہے
پیمبرؐ کی اطاعت کا نمونہ زندگی ان کی
روش شاہِ ولایت کی متاعِ بندگی ان کی

بزرگانِ سلف کی زندگی قرآں بداماں ہے بزرگانِ سلف کا فیض یہ تعلیم احساں ہے
بزرگانِ سلف سے ربطِ محکم جانِ ایماں ہے جو، انکا ہم سفر ہو جائے وہ انساں ہی انساں ہے
بزرگانِ سلف کے در سے ذوقِ دید رب لے لو
ولائے مہدیؑ دیںؑ الفتِ شاہِ عربؐ لے لو

بزرگانِ سلف سے لو سبق دستورِ وحدت کا پیمبرؐ کی اطاعت اور تصدیق امامت کا
توکل فقر و فاقہ صبر و حلم و آدمیت کا تحمل اور ایثار و قناعت کا صداقت کا
بزرگانِ سلف میں شاہِ ابراہیمؒ شامل ہیں
درِ رحمت میں وہ اور ہم درِ رحمت کے سائل ہیں

ستونِ دینؒ نے کی تھی تربیت جس پاک طینت کی ملی نورِ محمدؐ سے جسے خلعت بصیرت کی
بفیضِ رب جسے حاصل تھی صحبت شاہِ نصرت کی سند بخشی شہہِ قاسمؒ نے جس کو اوجِ نسبت کی
اُسی مردِ خدا کو شاہِ ابراہیم کہتے ہیں
سراجِ رُویتِ حق پیکرِ تسلیم کہتے ہیں

وصالِ ذاتِ حق مطلوب تھا جس شاہِ ذیشاں کو دیا تھا خونِ دل جس نے طریقت کے گلستاں کو
زباں دے دی تھی جس نے معنی و مفہوم قرآں کو ضیا بخشی تھی جس نے دینِ مہدیؑ کے شبستاں کو
ادائے بندگی پیاری تھی جس کی حق تعالیٰ کو
کہیں گے شاہِ ابراہیمؒ ہم اُس ذات والا کو

جناب سید یوسف صاحب (بنگلور)

آگ

حضرت انسؓ سے مروی حدیث ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے حضور اکرم ﷺ سے علامات قیامت سے متعلق سوال کیا تھا۔حضورؐ نے علامات قیامت میں سے ایک علامت یہ بتائی کہ ''ایک آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کردے گی'' اگر ہم اس آگ سے مراد طلبِ متاع دنیا لیں تو یہ بات صادق آتی ہے کہ وہ آگ گویا لگ چکی ہے۔اس آگ کی تپش نے تمام بنی نوع انسان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔آج متاع دنیا حاصل کرنے کے لئے لوگ مشرق سے مغرب دوڑے چلے جارہے ہیں۔ہر کسی کو فکر ہے تو بس ڈالر حاصل کرنے کی۔آج دنیا کا نظامِ معیشت ڈالر کے محور پر گھوم رہا ہے عالم ہو کہ جاہل ہر کوئی اہل مغرب کی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان ہے۔اوران کی مادی ترقی کے گن گاتا ہوا نظر آتا ہے۔جہلاء کی بات کیا دنیا پرست خودساختہ مبلغ دین اور علمائے سُو اپنی دین داری اور علمی موشگافیوں کی داد طلب کرنے یا یوں کہئے ڈالر طلب کرنے کے لئے مغرب کے دورے لگاتے اور مغرب میں جمع ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں جبکہ ان ہی کے آس پاس کی اصلاحِ عامۃ المسلمین کی کافی گنجائش ہے بلکہ ان کے اپنے ایمان کی اصلاح کی خاصی ضرورت ہے۔بہر کیف اہل مغرب کی دولت' فحاشی' عریانی اور مادی ترقی نے کیا خاص کیا عام سب کو اپنی طرف متوجہ کرلیا ہے۔مغرب کی یہی شعلہ سامانیاں مشرق کو اپنی جانب کھینچ رہی ہیں۔ایک آگ ہے جو غیر محسوس طریقے پر اہل مشرق کو کشاں کشاں مغرب میں جمع ہونے پر مجبور کررہی ہے۔اور مغرب جہاں اخلاقی پستی اور انسانی تہذیب اپنے زوال کے آخری حدوں پر دکھائی دے رہی ہے۔ابلیس کے اس ٹانڈو ناچ کو اہل بصیرت دعوت اور غیرت سے مبہوت ہوکر ایک ٹک دیکھ رہی ہے۔

آج یہودیت کے علمبرداروں نے اقوام عالم کو ''نئے عالمی نظام کے شیطانی شکنجہ میں پوری طرح جکڑ دیا ہے۔تمام دنیا کو اپنی معیشت اور اخلاقی گراوٹ سے بھرپور تہذیب کا غلام بنادیا ہے۔اور بدامنی' بے چینی' فتنہ وفساد' جنگ وجدل کا ایک لامتناہی سلسلہ چلایا ہے کہ تمام اقوام عالم بالخصوص اہلِ مشرق' اہل مغرب کے محکوم اور غلام بن گئے ہیں جس سے اہل مغرب کے شیطانی اسلحوں کے کارخانے خوب ترقی کررہے ہیں۔معیشت ہو یا جنگ و بنیادی آزادی ہو یا آزادیٔ نسواں ہو اہل مشرق کی نگاہیں اہل مغرب

کی طرف سے بے بسی سے اٹھ جاتی ہیں۔نفسیاتی طور پر دنیا مغرب کی غلام اور بے بس ہو چکی ہے۔اس پر بس نہ کر کے ابلیس کے ہر کارے دنیا کے ہر خطے میں پھیل چکے ہیں۔اپنی تمام تر قوت مجتمع کر کے انسانیت کے اعلیٰ اخلاقی اقدار کو پائمال کرنے کے در پے ہیں۔ان کی راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ مذہب اسلام ہے۔اس کی بیخ کنی اور ہادی اسلام کی اہانت ان کا محبوب مشغلہ اور ہتھیار ہے۔انبیاء کو ستانے والی طاغوت کی نگہبانی کرنے والی قوم یہود نے حرص وطمع' ابوالہبی و بوالحوسی' ریشہ دوانی مکاری' دغا بازی' فحاشی' عریانی کی بساط شطرنج پر جو مہرے بٹھا رکھے ہیں ان میں کوئی لعین سلمان رشدی کوئی برہان بشدی کوئی شاہ بانو تو کوئی تسلیمہ نسرین ہے۔ان سب ہی کے شیطانی حرکتوں کے پیچھے یہی طاغوتی قوتیں کفر کے اندھیرے پھیلانے میں مصروف ہیں۔یہ سگانِ دنیا طلب متاع دنیا کی آگ میں خود تو جھلس چکے ہیں اب یہ لعنت دوسروں پر مسلط کرنے کے لئے اپنے آقاؤں کے اشاروں پر کبھی مفلسی کا خوف دلاتے ہیں کبھی مغرب کے آخر کار ماند پڑنے والی چمک دمک کے نظارے دکھاتے ہیں۔کبھی دولت کی نمائش کرتے ہیں تو کبھی ظاہری آرائش کی یہ رقم یہود اور ان کے کار پرداز جنہوں نے تمام انبیاء کو ستایا۔اذیت دی ان کی سادگی کا مذاق اڑایا۔حضور اکرمؐ کے زمانے میں بھی اپنی شرارتوں سے باز نہیں آئے۔خود حضورؐ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد کبھی مسلیمہ کذاب کی صورت میں کبھی عبداللہ بن صباء کی صورت میں پہچانے جاتے رہے۔اور آج تک یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔مرزا غلام احمد قادیانی کی قوم کی شکل میں حق و باطل کا یہ ٹکراؤ نیا نہیں ہے۔مگر اب یہ اپنی انتہا کو پہنچ گیا ہے۔

ستیزہ کاررہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفویؐ اور شرار بو الہبی

باطل کے یہی شرارے مشرق کو مغرب میں جمع کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔یہ وہی آگِ علامات قیامت سے ایک ہے جس کی پیش گوئی حضور اکرم صلعم نے کی ہے۔ہادی الثقلین شافع المذنبینؐ نے جس آگ کی نشاندہی کی ہے اُسی آگ کی وضاحت اور نشاندہی خالق کائنات اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے کلام قرآن کریم میں بھی کی ہے۔قرآن مجید اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے وہ آگ حطمہ ہے مال جمع کرتا ہے اور گن گن کر دکھاتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اس کے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔'' پھر آگے فرماتا ہے۔''ہرگز نہیں وہ (جمع کرنے والا) شخص حطمہ میں پھینک دیا جائے گا تم کیا جانتے ہو کہ وہ حطمہ کیا ہے؟ (وہ)

اللہ کی آگ (ہے) خوب بھڑکائی ہوئی ایسی جو دلوں تک پہنچے گی جس کے شعلے لمبے ستونوں کی شکل میں اُٹھ رہے ہوں گے۔ان مال جمع کرنے والوں پر یہ آگ ڈھانک کر بند کردی جائے گی (الفرقان سورہ ۱۰۴)

پس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم چراغِ مصطفویؐ کو تھام لیں تا کہ باطل کے طاغوتی اندھیروں میں گم نہ ہوجائیں۔اوراس آگ سے بھی ہمیں محفوظ رہنا ہے جو ہمیں مغرب میں جمع کررہی ہے۔خدائے تعالیٰ ہمیں اس حطمہ سے محفوظ و مامون رکھے آمین

اگر آگ ہی کی تمنا ہے تو مومنوں کو اس آگ کی تمنا کرنا چاہئے جسے آقائے دوجہاں سرورکونین رحمت العالمین خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی۔کہتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم کو جب آتش نمرود میں ڈالا گیا تو اللہ تعالیٰ نے آگ کو حکم دیا''اے آگ تو ابرہیم کے لئے ٹھنڈی ہوجا اور سلامتی کا باعث بن جا'' وہ آگ خدا کے حکم سے ٹھنڈی ہوگئی۔ایسی زبردست دھکتی ہوئی آگ سے بچائے جانے پر ابراہیم نے شکرگزاری کے طور پر اللہ سے کہا تو نے مجھے ایسی زبردست آگ سے بچالیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم یہ آگ تو کچھ بھی نہیں ایک اور آگ ہے اس سے بھی شدید اور زبردست جس میں آگے آنے والی ایک جلیل القدر امت خالص اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جلنا پسند کرے گی۔ابراہیمؑ نے پوچھا وہ کونسی آگ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا وہ فقر وفاقہ کی آگ ہے۔

پس روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسولِ مقبولؐ سے ایک بار پوچھا ہم نے تم کو نبوت دی ہے اس کے ساتھ تم چاہو تو بادشاہت یا فقر وفاقہ میں سے کوئی ایک چیز طلب کرسکتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے رسولؐ نے کہا اے اللہ مجھے فقر وفاقہ کی نعمت عطا کر۔ایک دن کھاؤں گا تو دو دن بھوکا رہوں تا کہ جس دن کھاؤں اسی دن تیرا شکر ادا کروں۔اور جس دن بھوکا رہو تیرا ذکر کیا کروں یہ ایک حقیقت اور فطری امر ہے کہ فاقہ میں خدا یاد آتا ہے اور شکم سیری و مستی میں نفس ورغلاتا ہے۔رسول مقبول ﷺ نے جو چیز بھی طلب کی اس کو اپنی امت کے لئے بھی طلب کیا۔واقعہ ہے جب آپؐ معراج کو تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے کہا السلام علیک ایھا النبی سلامتی ہو تم پر اے نبیؐ آپ نے فوراً اس سلامتی کی نعمت کو امت پر تقسیم کردیا۔

السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین سلامتی ہم پر ہو اور اللہ کے صالح بندوں پر۔

اسی طرح فقر وفاقہ کی نعمت کو بھی آپ نے طلب کیا فرمایا''الفقر وفخری مگر اس نعمت کو پالینا اتنا آسان نہیں اس کے لئے بہت صبر واستقلال کی ضرورت ہے۔کیوں کہ فقر وفاقہ وہ آگ ہے جسے اللہ تعالیٰ

نے آتشِ نمرود سے زیادہ شدید بتایا ہے۔فقر وفاقہ کی آگ کا تحمل ہونا اولیاء اللہ وصالحین کا ہی حوصلہ رہا ہے۔حضرت امامنا مہدی موعودؑ کے طفیل یہ نعمت عظمیٰ جسے سرور کائنات نے بادشاہت کے مقابلے میں طلب کیا تھا۔ یہ نعمت دائرہ مہدویہ کے فقراء میں عام تقسیم ہوئی۔اور مہدویوں کا طرّہ امتیاز بنی۔ بقول امامنا مہدی موعودؑ ہر مہدوی لغوی مہدوی ہے گویا ہر مہدوی کو عمل صالح باعمل مقبول بن کر اُس آگ کا تحمل ہونا اور لغوی بننا ضروری ہے۔ہمیں شب قدر میں جو دعائیں امامناؑ نے سکھائیں ان میں یہ طلب صاف نظر آتی ہے۔اے اللہ ہمیں زندہ رکھ مسکین بنا کر اور فوت کر ہم کو مسکین بنا کر اور قیامت کے دن ہمارا حشر مسکینوں کے زمرہ میں کر۔۔اے اللہ بہت چھوٹی اور حقیر کر کے بتا دنیا کو ہماری نظروں میں اور بہت بڑا کر کے بتا تیرا جلال و بزرگی تیرے ہمارے دلوں میں تیری رضامندی وخوشنودی کی توفیق عطا فرما۔

اب سوال یہ ہے کہ ہم کونسی آگ طلب کرتے ہیں وہ آگ جو حطمہ ہے جس سے ہم کو ڈھانک دیا جائے گا جو ہم کو مغرب کی طرف جمع کر رہی ہے یا وہ آگ جو مشکل راہ کا کام دیتی ہے۔قبر کی تاریکی میں جس سے نورِ ایمان حاصل ہوتا ہے۔امامناؑ کے بقول اُس نور ایمان کی بدولت فہم قرآن حاصل ہوتا ہے۔

کریں تو کیا کریں!

ماہنامہ نور ولایت قوم کا واحد ماہنامہ ہے جو گزشتہ 46 سال سے مسلسل شائع ہورہا ہے۔گزشتہ چند سالوں سے علمائے کرام اور اہل قلم حضرات کا قلمی تعاون نہیں کے برابر ہے۔ ایسے حالات میں اس کی اشاعت کٹھن اور مشکل ہے۔جس طرح ٹیلر نہ ہو تو سلے نہ کپڑے، پولیس نہ ہو تو چور کو کون پکڑے، میکانک نہ ہو تو بنے نہ موٹر سیکل، شاعر نہ ہو تو مشاعرہ ویران۔ اس طرح مضامین نہ ملے تو ماہنامہ کس طرح شائع ہوگا۔

الحمدللہ علمائے کرام، اہل قلم حضرات کے پاس وقت ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل بھی ہے اور علم سے بھی اللہ نے نوازا ہے۔آخر دقت کیا ہے، قلم نہ پکڑنے کی؟ یہی حال رہا تو سال رواں کے آخری ماہ تک ہم ماہنامہ شائع کریں گے۔اس کے بعد مجبوراً ہمیں اشاعت بند کرنا پڑے گی۔

(ادارہ)

600 سالہ جشن میلا دحضرت مہدی موعود

زیر اہتمام غلامانِ مہدی موعودؑ

مرشدین کرام کا ایک اجلاس بضمن 600 سالہ جشن میلا دمہدی موعودؑ 22 / جون 2025ء کو مسجد بڑا دائرہ چنچل گوڑہ میں منعقد ہوا۔اس اجلاس میں حسب ذیل مرشدین کرام نے شرکت فرمائی۔

داعی اجلاس حضرت سید دلا ور مخصوصی، حضرت سید زین العابدین مجتہدی صاحب، حضرت ابوریحان سید مطیع اللہ ذاکر منوری صاحب، حضرت سید محمد اسد اللہ میاں صاحب، حضرت ابوتراب سید علی مسعود صاحب، حضرت سید محمود نجف خوندمیری صاحب، حضرت سید بختیار عالم صاحب، حضرت سید مسعود حسین مجتہدی صاحب ،حضرت سید عیسیٰ اعجاز اشرفی صاحب ، حضرت سید اسمعیل تنومیر مجتہدی صاحب ، حضرت سید عطن سلمان خوندمیری صاحب، حضرت سید مصطفیٰ مبارک یداللّٰہی صاحب، حضرت حافظ سید دلا ور میاں صاحب، حضرت سید عزیز محمد اکیلوی صاحب ، حضرت سید نفیس اطہر خوندمیری صاحب ، حضرت سید عمران ہادی خوندمیری صاحب ، حضرت سید محمود اشرف مجتہدی صاحب، حضرت سید خوندمیر اشرفی صاحب، حضرت سید یداللہ مبشر میاں صاحب، حضرت سید خوندمیر ستائش عالم صاحب، حضرت سید فصیح اللہ منوری صاحب، حضرت سید عیسیٰ نثار محمودی صاحب، حضرت سید ریحان منسا میاں صاحب، حضرت سید نجم الدین دانش مجتہدی صاحب

حضرت سید محمود اشرف مجتہدی صاحب کی قرأت کلام پاک سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ غلامان مہدی موعودؑ کی جانب سے حضرت مقصود علی خان نے شرکائے اجلاس کا خیر مقدم کیا۔اس اجلاس کو حضرت سید نفیس اطہر خوندمیری صاحب، حضرت سید عمران ہادی صاحب ،حضرت سید مصطفیٰ مبارک یداللّٰہی صاحب نے مخاطب کیا۔ داعی اجلاس نے جشن کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالی اور ایجنڈہ کو پیش کیا۔ ایجنڈہ کے نکات پر حضرت سید مسعود حسین مجتہدی، حضرت سید محمود نجف خوندمیری، حضرت سید مطیع اللہ ذاکر منوری صاحب، حضرت سید عزیز محمد اکیلوی صاحب، حضرت سید محمد اسد اللہ اسحاقی صاحب، حضرت سید بختیار عالم صاحب، حضرت سید عطن سلمان خوندمیری نے مفید تجاویز پیش کئے ۔اس اجلاس میں متفقہ طور پر طے پایا کہ 600 جشن کی تقریب چنچل گوڑہ جونیر کالج کے احاطہ میں منعقد کیا جائے ۔ نیز 1500 سالہ جشن میلا دالنبیؐ کا جلسہ 31 / آگسٹ کو چنچل گوڑہ جونیر کالج میں منعقد کیا جائے ۔ساونیر کی اشاعت کے سلسلے میں طے پایا گیا کہ اس دور کے اُردو قاریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے سہل زبان میں مضامین تحریر کرنے کی علماء کرام، مرشدین کرام اور اہل قلم کو دعوت دی جائے ۔اجلاس میں یہ بھی طے پایا گیا کہ کنونشن کے مقررین اور عنوانات کو داعی اجلاس کے مشورہ کے بعد ہی قطعیت دی جائے ۔آئندہ اجلاس ماہ جولائی میں منعقد کرنا طے پایا۔ داعی اجلاس حضرت سید دلا ور مخصوصی صاحب کے شکریہ پر بعد تسبیح یہ مشاورتی اجلاس اختتام کو پہنچا۔

قومی خبریں

ادارۂ تنظیم مہدویہ: ادارہ کے زیر اہتمام ہر اتوار کو بعد نماز ظہر 2 تا 3 بجے دن مسجد حضرت حافظ سید داؤد میاں صاحب چنچل گوڑہ میں دینی محفل کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ 22 / جون کو منعقدہ محفل کو صدر ادارہ حضرت محمد نعمت اللہ خان صوفی، جناب سرور علی خان صاحب، جناب سید بشیر بخاری صاحب نے مخاطب کیا۔ 29 / جون کی محفل کو صدر ادارہ نے چنچل گوڑہ کی جنگ پر، جناب سرور علی خان صاحب نے حضرت سید فضل اللہ حافظ میاں تشریف اللّٰہی کی تصنیف ''تکمیل دین اور فتوے'' کی افادیت اور کتاب کے پس منظر کو پیش کیا۔ سرپرست ادارہ حضرت مقصود علی خان کے ہاتھوں اس کی رسم اجراء انجام پائی۔ نائب صدر ڈاکٹر مجاہد اللہ خان اور جناب سید بشیر بخاری نے بھی مخاطب کیا۔ 6 / جولائی کو یوم عاشورہ کی وجہ سے دینی محفل منعقد نہیں ہوئی۔ 13 / جولائی کی محفل کو صدر اور سرپرست ادارہ نے مخاطب کیا۔ اس موقعہ پر کینیڈا میں مقیم دو حفاظ حافظ سبحان مہدی خاں اور حافظ شیراز مہدی خاں ابن صبور مہدی خاں کی شال پوشی اور گلپوشی کی گئی۔ 20 / جولائی کی محفل کو صدر ادارہ، جناب سرور علی خان، سید نعمت نصیر، حضرت مہدی علی خان اور جناب سید بشیر بخاری نے مخاطب کیا۔ شعراء کرام میں جناب سید علی یوسف اسد، حضرت سید خواجہ معین الدین امیر نصرتی، حضرت سید حسین بخاری سعید، جناب سید عبدالشکور شاداب، حضرت محمد صمدانی نے منظوم نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔

بزم توفیق: بزم کے زیر اہتمام ہر ماہ کی آخری اتوار کو بعد نماز مغرب تا عشاء نعتیہ یا منقبتی مشاعرہ بمسجد حضرت حافظ سید داؤد میاں صاحب چنچل گوڑہ میں منعقد ہوتا ہے۔ 29 / جون کو غیر طرحی منقبتی مشاعرہ بحضور حضرت سیدنا حسینؓ بہ نگرانی حضرت سید حسین بخاری صاحب سعیدؔ منعقد ہوا۔ اس مشاعرہ میں نگرانکار مشاعرہ کے علاوہ حضرت مقصود علی خان، حضرت سید خواجہ معین الدین امیر نصرتی، حضرت محمد نعمت اللہ خان صوفی، جناب سید سمیع اللہ حسینی سمیعؔ، جناب سید رضا جمیل رضاؔ، جناب سید محمود تشریف اللّٰہی محمود، جناب شبیر علی خان شبیرؔ، جناب سید مجاہد اللہ حسینی مجاہدؔ، قاری سید نظام الدین اشرفی نظامؔ، حافظ سید عبدالعزیز احسنؔ، جناب سید مرتضیٰ، جناب محمد عبدالقادر شاہدؔ، جناب سید یوسف علی اسدؔ، حضرت محمد صمدانی اور جناب محمد معراج نے کلام پیش کیا۔ جناب سید عبدالشکور شاداب کے شکریہ پر یہ منقبتی مشاعرہ اختتام کو پہنچا۔

جلسہ شہادت حسینؓ: ادارہ تبلیغ مہدویہ مشیرآباد کے زیر اہتمام 5 / جولائی کو جلسہ یاد حسینؓ زیر نگرانی حضرت

سید خوندمیر اشرفی منعقد ہوا۔ حضرت محمد نعمت اللہ خان صوفی، جناب سید ذکی شہاب مجتہدی نے مخاطب کیا۔

☆ کمیٹی نوجوانان قوم مہدویہ کے زیر اہتمام 5 / جولائی کو منعقد ہوا۔ اس جلسہ کو حضرت سید محمد ریحان ملسا میاں، حضرت مقصود علی خان، جناب سید اسمٰعیل ذبیح اللہ ذبیح جناب فیض اللہ خان صوفی اور جناب معراج دلدار خان صاحب نے مخاطب کیا۔

☆ مسجد حسب اللہ وجئے واڑہ میں جلسہ شہادت حضرت حسینؓ 4 / جولائی کو منعقد ہوا۔ حضرت سید محمد ریحان ملسا میاں اور دیگر نے مخاطب کیا۔ جناب سید محمود مبشر تشریف اللّٰہی نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

☆ **شکاگو:** مہدویہ اسلامک سنٹر شکاگو کے زیر اہتمام 5 / جولائی کو جلسہ منعقد ہوا۔ حضرت مولانا سید محمود بدالدجیٰ منوری، جناب حامد اللہ خان صوفی اور جناب امجد اللہ خان خالد نے مخاطب کیا۔ جناب ابوالفیض سید احمد عابد نے منظوم نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔

سپریم بورڈ کا اجلاس بسلسلہ 1500 سالہ جشن میلاد النبی ﷺ: مرشدین اکرام پر مشتمل سپریم بورڈ کا اجلاس حضرت مولانا سید دلاور مخصوصی کی صدارت میں 8 / آگسٹ کو مسجد صالحین مشیر آباد میں منعقد ہوا۔ حضرت سید نور محمد اسحاقی کی قرأت کلام پاک سے اس اجلاس کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس میں حسب ذیل مرشدین اکرام نے شرکت فرمائی۔ حضرت سید زین العابدین مجتہدی عرف عابد میاں صاحب، حضرت سید عیسیٰ اعجاز میاں صاحب، حضرت سید عزیز محمد اکیلوی عرف رضی میاں صاحب، حضرت سید نفیس اطہر خوندمیری صاحب، حضرت سید عطن سلمان خوندمیری صاحب، حضرت سید محمود اشرف مجتہدی صاحب، حضرت سید یداللہ مبشر مہدی صاحب، حضرت سید خوندمیر اشرفی صاحب، حضرت سید ابوبکر صدیق جواد میاں صاحب، حضرت سید احمد سرفراز میاں صاحب، حضرت سید نور محمد اسحاقی صاحب۔ اجلاس میں صدر کے علاوہ حضرت سید عطن سلمان خوندمیری صاحب، حضرت سید عزیز محمد اکیلوی صاحب، حضرت سید خوندمیر اشرفی صاحب، حضرت سید محمود اشرف مجتہدی صاحب نے مخاطب کیا۔ 1500 سالہ جلسہ میلاد النبی ﷺ جو 30 / آگسٹ کو چنچل گوڑہ جونیر کالج میں منعقد ہوگا اس کے کامیاب انعقاد کے لئے تجاویز پیش کئے۔ استقبالیہ کمیٹی، مقررین اور شعراء کے ناموں پر غور وخوص کیا گیا۔ متفقہ طور پر ان ناموں کی منظوری ہوئی۔ صدر استقبالیہ حضرت سید عیسیٰ اعجاز صاحب، نائب صدر استقبالیہ جناب اصغر خان صاحب اور جناب سید اسمٰعیل ذبیح اللہ ذبیح، معتمد استقبالیہ حضرت محمد نعمت اللہ خان صوفی۔ مقررین میں حضرت ابوالہادی سید قاسم

منظور میاں صاحب، حضرت سید مطیع اللہ ذاکر منوری صاحب، حضرت سید بختیار عالم صاحب، حضرت سید مسعود حسین مجتہدی صاحب، حضرت سید نفیس اطہر خوندمیری صاحب، حضرت سید عطن سلمان خوندمیری صاحب، حضرت سید عزیز محمد اکیلوی صاحب، حضرت سید محمود اشرف مجتہدی صاحب، حضرت سید یداللہ مبشیر میاں صاحب، حضرت سید خوندمیر اشرفی اور حضرت سید نور محمد اسحاقی۔

اجلاس میں طے پایا گیا کہ ہر مقرر کو 15 / منٹ کا وقت دیا جائے گا۔ یکم نومبر کو منعقد ہونے والا مہدویہ انٹرنیشنل کنونشن کے تعلق سے طے پایا گیا کہ جلسہ میلادالنبی ﷺ کے بعد اس پروگرام کو قطعیت دی جائے گی۔ حضرت سید دلاور مخصوصی صاحب کے شکریہ کے بعد تسبیح پر اجلاس اختتام کو پہنچا۔

جلسہ عظمت قرآن اور تہنیت حفاظ کرام: چارٹیبل ٹرسٹ فراہ مسجد، فراہ اسکل اور مدرسہ صوفیہ نائینڈ ہلی بنگلور کے زیر اہتمام جلسہ عظمت قرآن اور تہنیت حفاظ کرام 27 / جولائی کو منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حضرت سید عبدالحیٔ ابراہیمی صاحب نے فرمائی۔ مہمانان خصوصی کی حیثیت سے حضرت سید ولی اللہ ابراہیمی، حضرت سید مبارک اسحاقی، حضرت سید میراں اشرفی نے شرکت فرمائی اور مخاطب کیا۔ اس جلسہ کی خصوصیت یہ رہی کہ 24 حفاظ کرام کو تہنیت پیش کی گئی۔ ان تمام حفاظ کا تعلق کرناٹک کے علاقے بنگلور، میسور، چن پٹن، دھرم کٹہ، مانوی، بھدراوتی، پالکوڑ، رائچور، ترسہ اور گلبرگہ سے ہے۔ قابل ستائش ہیں وہ افراد اور جماعتیں جو اپنی نوعیت کی منفرد محفل منعقد کی اور حفاظ کرام کی ہمت افزائی اور قدر کی۔

ایک دلکش صبح: ادارہ تنظیم مہدویہ کے زیر اہتمام 20 / جولائی 2025 کو مسجد حافظ سید داؤد میاں صاحب چنچل گوڑہ میں بعد نماز فجر ذکر اللہ اور ضیافت کے بعد حمدیہ، نعتیہ محفل زیر نگرانی و صدارت حضرت سید رضا منظور صاحب رضاؔ اور حضرت سید خواجہ معین الدین امیر نصرتی منعقد ہوئی۔ ان شعراء کے علاوہ حضرت مقصود علی خان سحرؔ، حضرت سید حسین بخاری سعیدؔ اور جناب شبیر علی خان شبیرؔ نے کلام پیش کیا۔

ان شاء اللہ تعالیٰ

☆ ماہ ستمبر 2025ء کا شمارہ 1500 سالہ میلادالنبی ﷺ نمبر ہے۔ ہمیشہ کی طرح ہمیں مضامین کا بے چینی سے انتظار ہے۔

☆ 600 سالہ میلاد خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعودؑ کے موقعہ پر ماہ نومبر 2025ء کا خصوصی شمارہ ہوگا۔ علمائے کرام اہل قلم حضرات سے مضامین کی درخواست کی جاتی ہے۔ (ادارہ)

نفس کو قابو پانے کی ہمت نہ ہوتو کسی اللہ والے کے دامن سے وابستہ ہوجائیں۔اہل اللہ کے دلوں کا نور اس بداخلاقی کی نار کو بجھا دیتا ہے

محمد اسمعیل میاچنگ سنٹر
پٹیل مارکٹ، مدینہ بلڈنگ، حیدرآباد

سدرا کلکشن
Sidra Collection
S. No. 46, Mukarramjahi Market, Lad Bazar, Hyd.
Tel: 24414186 66713461
Website:www.sidracollections.com
Car parking facility available

Dilkash دلکش
Designer
Suits & Sarees
Exclusive in :
Wedding Sarees, Suits & Dress Material
Roshan Complex, H.No. 20-4-215/10, Mohammedi Masjid, Julu Khana, Lad Bazar, Hyderabad - 2 T.S.
Phone 66444482, Cell No. 9494885050

Muntaha منتہیٰ
 # 21-1-1131, Opp Bata Showroom, Pathergatti, Hyd -2
Ph. 040-64607555 & 8121448722
All Major Credit Card Accepted
Lift Facility available